ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

ربوہ

تبلیغ 1356 ہش

فروری 1977ء

Digitized by khalafat Library Rabwah

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ایڈیٹر)

محمد شفیق قیصر

Digitized by khalafat Library Rabwah

مجلس اطفال الاحمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر کی سالانہ تربیتی کلاس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

جسے بڑے بھی پورے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں!

Digitized by khalafat Library Rabwah

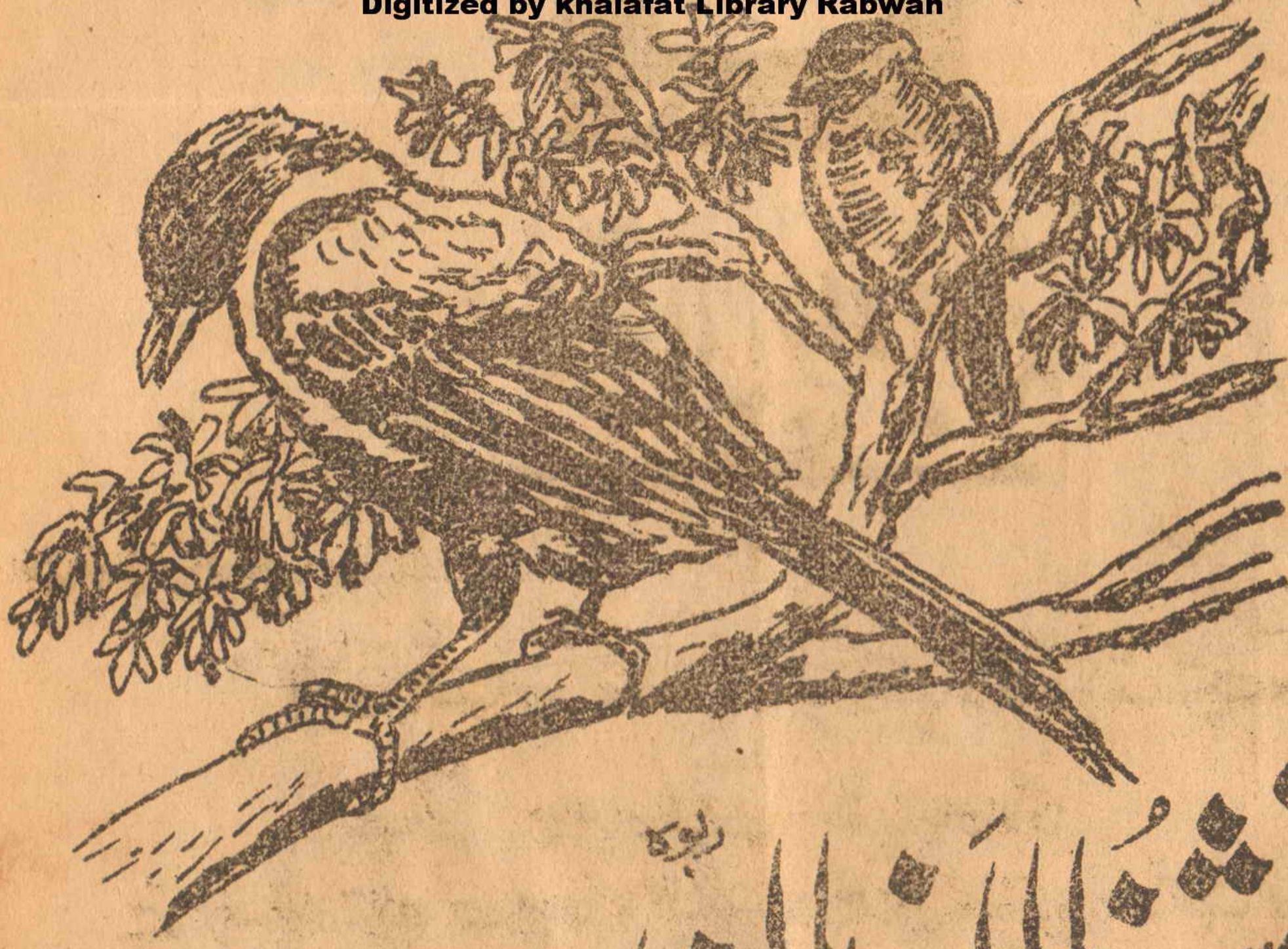

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

جلد ۲۰ ؛ شمارہ ۲

تبلیغ ھ ۱۳۵۶ ○ فروری ۱۹۷۷ء

ایڈیٹر
محمد شفیق قیصر

نائبین
نصیر احمد قمر ○ عبدالسمیع خان

پبلشر: محمد شفیق قیصر
پرنٹر: سید عبدالحیی
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" دارالصدر جنوبی۔ ربوہ

قیمت فی پرچہ: ایک روپیہ

تشحیذ الاذہان ربوہ (۲)

قال اللہ تعالیٰ

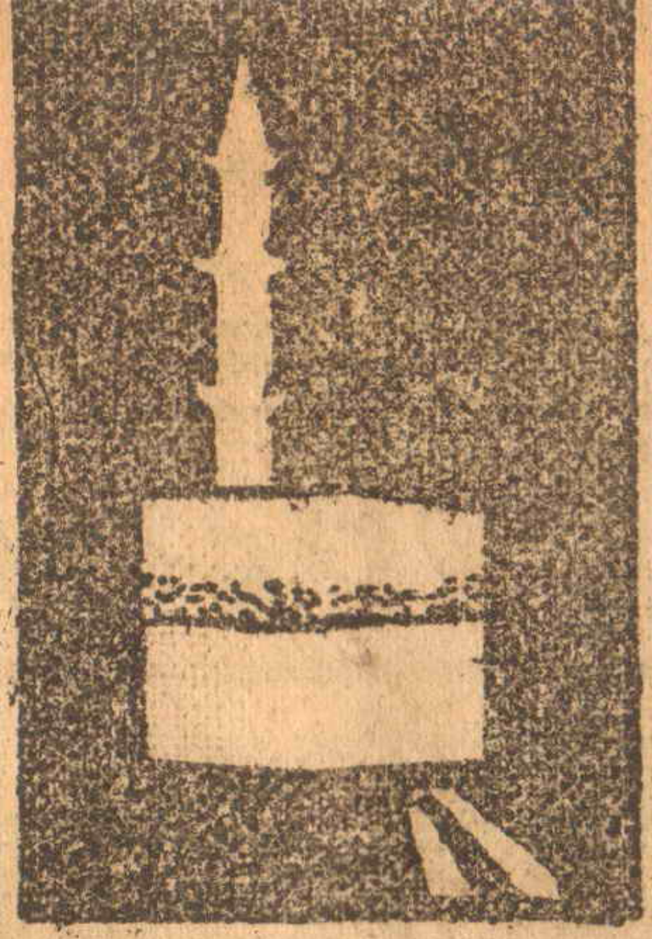

فروری ۱۹۷۷ء

Digitized by khalafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ پر ایمان

اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں فرماتا ہے:-

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ" (نساء آیت ۱۳۷)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ پر ایمان لاؤ!

یعنی صرف خالی زبان سے ایمان کا اظہار نہ کرو بلکہ عمل کے ذریعہ سے ثابت کرو کہ تم واقعی خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔ ہم روزمرہ کی زندگی میں دنیا کی طرف دیکھتے ہیں تو بڑے بڑے عالی شان مکان چلتی پھرتی گاڑیاں، ریل، اور موٹر کاریں، قسم قسم کی بڑی چھوٹی مشینیں اور ان کے علاوہ بے شمار چیزیں ہیں۔ جنہیں ہم دیکھتے ہیں۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ خود بخود نہیں بن گیا بلکہ کسی بنانے والے نے ان کو بنایا ہے۔ پھر جب ہم تمام دنیا پر غور کرتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ جب یہ معمولی چیزیں خود بخود کسی کے بنائے بغیر نہیں بن گئیں، تو یہ وسیع زمین اور آسمان، پہاڑ، سورج، چاند ستارے، سرسبز و شاداب میدان، رنگ برنگے پھول، طرح طرح کے جانور، اونچے اونچے پہاڑ، اور پہاڑوں سے نکلنے والے دریا، بڑے بڑے سمندر، پھر سمندر میں بھی طرح طرح کے جانور اور بے جان چیزیں ——— کیا یہ سب کسی بنانے والے کے بغیر ہی بن گئی ہیں ——— ؟ خود اپنے آپ کو دیکھیں، یہ ہاتھ، پیر، آنکھ، کان، ناک، اس خوبصورتی کے ساتھ اور پھر ایک ترتیب کے ساتھ، کیا یہ سب خود بخود بن گئے ——— ؟ آسمان سے پانی برستا ہے، یہ پانی کون برساتا ہے؟ ——— زمین پر طرح طرح کے درخت اُگتے ہیں۔ ان درختوں کو کون اُگاتا ہے ——— ؟

Digitized by khalafat Library Rabwah

درختوں پر طرح طرح کے پھل لگتے ہیں، اِن پھلوں کو درختوں پر کون لگاتا ہے؟ کیا یہ سب کچھ خود بخود ہی پیدا ہو گیا ——— ؟ نہیں! ان سب کو ایک اعلیٰ ہستی نے پیدا کیا ہے جسے "اللہ" کہتے ہیں اور اسی اللہ پر ہمیں دل و جان سے ایمان لانے کا اس آیت میں حکم دیا گیا ہے۔

ہم احمدی مسلمان اس بات پر پورا یقین رکھتے ہیں کہ جس ہستی نے اس دنیا کے پورے کارخانے کو بنایا اور پھر اُسے ایک خاص ترتیب اور نظام سے چلایا ہے۔ وہی ہمارا اللہ ہے سچا مسلمان ہونے کے لئے پہلی اور ضروری بات یہی ہے کہ ہم اس خدا کو دل سے مانیں:۔

"ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ" (الانعام ۱۰۳)

یہ ہے تمہارا اللہ جو تمہارا رب بھی ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔

"ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ" (البقرہ: ۲۵۶)

وہ کامل حیات والا ہے، اپنی ذات میں قائم اور سب کو قائم رکھنے والا ہے۔ نہ اسے اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔

"یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ" (البقرہ: ۲۵۶)

جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ (سب ہی کچھ) جانتا ہے۔

پھر فرمایا:—

"ھُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ"

وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے

"لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" (الزمر: ۶۴)

آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں۔

"وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا" (ھود: ۷)

اور زمین میں ایسا کوئی جاندار نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ نہ ہو

"اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ" (النساء: ۴۱)

اللہ ہرگز ایک ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا

"اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ" (الشوریٰ: ۲۰)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا ہے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

"فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ" (ھود: ۱۱۶)

اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔

زمین اور آسمان میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جس کے پاس طاقت ہو، اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی نہیں جس کو کوئی اختیار حاصل ہو، ہر طرح کی طاقت اور ہر طرح کا اختیار اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک اور ساجھی نہیں۔ وہ ہمیشہ سے اکیلا ہے اور ہمیشہ اکیلا رہے گا۔

"لَوۡ کَانَ فِیۡہِمَاۤ اٰلِہَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا" (الانبیاء: ۲۳)

اگر ان دونوں یعنی زمین و آسمان میں اللہ کے سوا اور بھی معبود ہوتے تو یہ زمین و آسمان تباہ و برباد ہو جاتے۔

یہ تباہی اور بربادی اسی طرح ہوتی کہ ایک کہتا پانی برسے، دوسرا چاہتا کہ دھوپ نکلے۔ ایک کسی کو زندہ رکھتا اور دوسرا اس کو مارتا، نتیجہ یہ ہوتا کہ تمام بنا بنایا کارخانہ خاک میں مل جاتا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔ تو معلوم ہوا کہ خدا ایک ہی ہے جو لوگ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کو پوجتے ہیں، مٹی، اینٹ، پتھر، لکڑی، درخت، دریا، جانور کو خدا بناتے ہیں۔ جیسے ہندو جو بہت سے خدا مانتے ہیں اور بتوں کو خدا سمجھتے ہیں۔ اسی طرح عیسائی جو حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ ان میں خدا کی کوئی شان نہیں، نہ وہ کسی کو مار سکتے ہیں اور نہ زندہ کر سکتے ہیں۔ ..... نہ کسی کو تندرست کر سکتے ہیں، نہ کسی کو کچھ دے سکتے ہیں۔ یہ تو ہمارے ہی ہاتھ کے بنائے ہوئے ہیں اور ہم جیسے ہی ہیں۔

"وَاتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اٰلِہَۃً لَّا یَخۡلُقُوۡنَ شَیۡئًا وَّہُمۡ یُخۡلَقُوۡنَ وَلَا یَمۡلِکُوۡنَ لِاَنۡفُسِہِمۡ ضَرًّا وَّلَا نَفۡعًا وَّلَا یَمۡلِکُوۡنَ مَوۡتًا وَّلَا حَیٰوۃً وَّلَا نُشُوۡرًا۔" (الفرقان: ۴)

یعنی ان لوگوں نے خدا کے سوا معبود بنا چھوڑے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے حالانکہ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں اور جو اپنی ذات کے لئے نہ کسی نقصان پر قادر ہیں اور نہ نفع پر قادر ہیں۔ نہ موت کے مالک ہیں اور نہ زندگی کے مالک ہیں اور نہ پھر دوبارہ جی اٹھنے پر قادر ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

"کیا ہی بدقسمت ہے وہ انسان جس کو یہ پتہ نہیں کہ اُس کا ایک خُدا ہے جو ہر چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خُدا ہے، ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خُدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اُس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اُس میں پائی، یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اُس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ مَیں کیا کروں اور کس طرح اِس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خُدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے مَیں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کھُلیں۔"

("کشتیٔ نوح" صفحہ ۲۰)

"ہمارے خُدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وُہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اُس کے ہو گئے ہیں وُہ غیروں پر جو اُس کی قدرت پر یقین نہیں رکھتے اور اُس کے صادق و وفادار نہیں وُہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا ہی بدبخت وُہ انسان ہے جس کو اَب تک یہ پتہ نہیں کہ اُس کا ایک خُدا ہے جو ہر چیز پر قادر ہے۔"

("کشتیٔ نوح" صفحہ ۱۹)

○

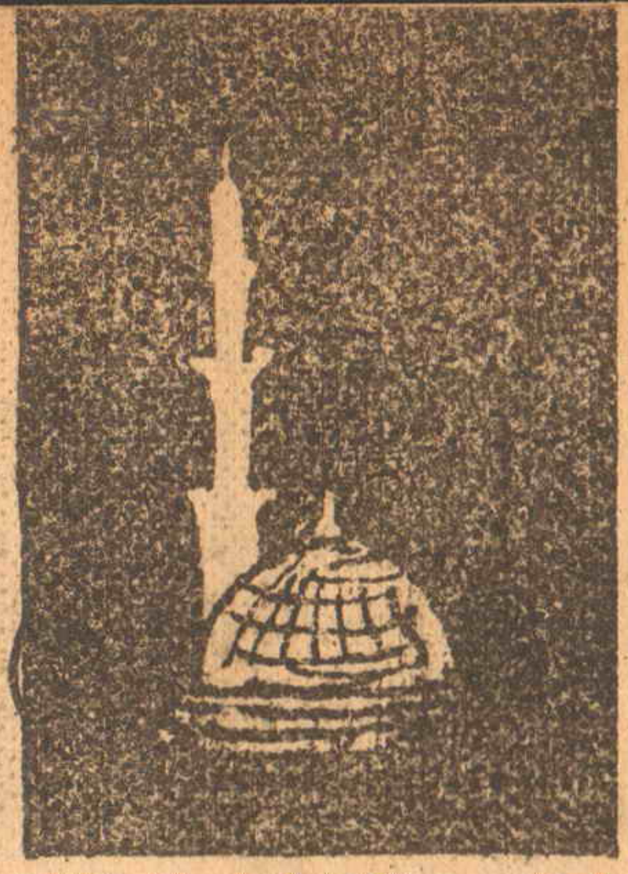

قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by khalafat Library Rabwah

فائدہ کی بات

"عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ، قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَنْتَفِعُ بِہٖ۔ قَالَ اِعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ" (مسلم)

ترجمہ: ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ اے خدا کے نبی! مجھے کوئی ایسی بات بتائیے کہ میں اس سے فائدہ حاصل کروں۔ فرمایا۔ مسلمانوں کے راستے میں سے تکلیف اور ٹھوکر کی چیزیں ہٹا دیا کرو۔

تشریح: مسلمان ہونے کے لئے یہی کافی نہیں کہ مسلمان کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان بھائی محفوظ رہیں بلکہ یہ بھی چاہیئے کہ وہ ہر وقت اپنے بھائیوں کی تکلیف دور کرنے اور ان کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے رہیں اور اس سلسلہ میں کم از کم یہ ہے کہ جس راہ میں مسلمانوں کو ٹھوکر لگنے کا ڈر ہو۔ اس راہ سے ٹھوکر کی چیز کو دور کر دے۔ راہ اور ٹھوکر سے معمولی راستہ اور اینٹ پتھر ہی مراد نہیں بلکہ جس طریق عمل سے کسی مسلمان بھائی کو کوئی تکلیف یا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو اسے اس سے آگاہ کر کے اس تکلیف سے بچا لیا جائے۔

پس احمدی بچو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو اور آپ کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے اپنے آپ کو دوسروں کے لئے عملی نمونہ ثابت کریں۔

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

اداریہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کا ایک خواب

فروری کا مہینہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ اس مہینہ میں آج سے اٹھاسی ۸۸ سال پہلے ۱۰ فروری ۱۸۸۹ء کو سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق جو پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے مشہور ہے حضرت میرزا البشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی مصلح موعود میں اور بہت سی باتوں کے علاوہ یہ بھی بتایا تھا کہ "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔" پیشگوئی کے اس حصہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر قسم کے دینی و دنیاوی علوم سے نوازا۔ اس سلسلہ میں ہم آپ کو حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ میں ہی آپ کی ایک خواب سناتے ہیں جو آپؓ نے اپنے بچپن میں دیکھی تھی۔

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بچپن کے اس خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں چھوٹا ہی تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا میں مشرق کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوں اور سامنے میرے ایک وسیع میدان ہے۔ اس میدان میں اس طرح کی ایک آواز پیدا ہوئی جیسے برتن کو ٹھکورنے سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ آواز فضا میں پھیلتی گئی اور یوں معلوم ہوا کہ گویا وہ ساری فضا میں پھیل گئی ہے۔ اس کے بعد اس آواز کا درمیانی حصہ متمثل ہونے لگا اور اس میں ایک چوکھٹا ظاہر ہونا شروع ہوا جیسے تصویروں کے چوکھٹے ہوتے ہیں۔ پھر اس چوکھٹ میں کچھ ہلکے سے رنگ پیدا ہونے لگے۔ آخر وہ رنگ روشن ہو کر ایک تصویر بن گئے۔ پھر اس تصویر میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ ایک زندہ وجود بن گئی۔ میں نے خیال کیا کہ یہ ایک فرشتہ ہے ——— وہ فرشتہ مجھ سے مخاطب ہوا اور اس نے مجھے کہا کہ کیا میں تم کو سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھاؤں؟ میں نے کہا کہ ہاں آپ مجھے ضرور اس کی تفسیر سکھائیں۔ پھر اس فرشتے نے مجھے سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھانی شروع کی۔ تفسیر سکھاتے سکھاتے وہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ تک پہنچا۔ یہاں پہنچ کر اس نے مجھے کہا۔ اس وقت جتنی تفاسیر لکھی جا چکی ہیں وہ اس آیت تک ہیں۔ اس کے بعد کی آیات کی کوئی تفسیر اب تک نہیں لکھی گئی۔ پھر اس نے مجھ سے پوچھا۔ کیا میں اس کے بعد کی آیات کی تفسیر بھی تم کو سکھاؤں؟ میں نے کہا۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہاں۔ اس پر فرشتہ نے مجھے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ اور اس کے بعد کی آیات کی تفسیر سکھانی شروع کی اور جب وہ ختم کر چکا تو میری آنکھ کھل گئی۔"

(تفسیر کبیر جلد اول، خ ا ول صفحہ ۶)

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچپن کے زمانہ کا یہ خواب کیسے شاندار طریق پر پورا ہوا۔ بچے اس سے بخوبی واقف ہیں۔ حضورؓ کی لکھی ہوئی "تفسیر کبیر" حضورؓ کے خطبات اور حضورؓ کی کتب اس پر شاہد ہیں۔ حضورؓ نے قرآنِ مجید کی ایسی زبردست تفسیر لکھی جس کی اس دنیا میں کوئی نظیر موجود نہیں۔ آنے والی نسلیں قیامت تک حضورؓ کی تفسیر سے فائدہ اٹھاتی چلی جائیں گی۔

حضورؓ نے خود بھی اپنے اس خواب کے پورا ہونے کا ذکر فرمایا ہے ہم حضورؓ ہی کے الفاظ میں بچوں کو وہ ذکر بھی سناتے ہیں:۔

حضورؓ نے فرمایا:۔

"جب میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ اس تفسیر کی ایک دو باتیں مجھے یاد تھیں لیکن معاً بعد میں پھر سو گیا۔ جب دوبارہ اٹھا تو تفسیر کا کوئی حصہ بھی یاد نہ تھا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد مجھے ایک مجلس میں اس سورۃ پر کچھ بولنا پڑا۔ میں نے دیکھا کہ اس سورۃ کے نئے نئے مطالب میرے ذہن میں نازل ہو رہے ہیں۔ میں سمجھ گیا کہ فرشتے کے تفسیر سکھانے کا یہی مطلب تھا۔ چنانچہ اس وقت سے لے کر آج تک ہمیشہ اس سورۃ کے نئے نئے مطالب مجھے سکھائے جاتے ہیں۔ جن میں سے سینکڑوں میں مختلف کتابوں اور تقریروں میں بیان کر چکا ہوں اور اس کے باوجود خزانہ خالی نہیں ہوا"

(تفسیر کبیر جلد اول خ ا ول صفحہ ۶)

بچوں کو چاہیئے کہ وہ بھی نیک بننے کی کوشش کریں۔ ہر برائی سے بچیں، ہر نیکی کو اختیار کریں۔ نمازیں بہت سنوار کر پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور خوب دعائیں کیا کریں۔ ابھی سے عہد کریں کہ وہ بڑے ہو کر دین کی خدمت کریں گے۔ اگر بچے ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں بھی بڑے اچھے اچھے خواب دکھائے گا اور انہیں بڑے بڑے انعام دے گا۔

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

تبرکات

احمدی بچوں سے خطاب

ذیل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک نہایت اہم اور مفید خطاب کا ایک حصہ درج کیا جا رہا ہے حضور کا یہ خطاب ۱۰ اگست ۱۹۲۵ء کا ہے۔ تمام بچوں کو اسے غور سے پڑھنا چاہیئے اور اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے: (ادارہ)

"دیکھو! حضرت یوسف علیہ السلام بچپن کے وقت ہی گھر سے بے گھر ہو گئے۔ ملک سے بے ملک ہو گئے لیکن ہر مقام پر اپنی عقل اور سمجھ سے کامیابی حاصل کرتے رہے۔ انہوں نے کبھی بھی یہ خیال نہ کیا کہ میں کچھ نہیں کر سکتا اور کبھی اپنے عزم اور کام کرنے کے احساس کو ضائع نہ ہونے دیا۔ سب سے پہلے انہوں نے یہ کیا کہ بھائی جب مارنے لگے تو ان کو رام کر لیا اور وہ جو قتل کرنے پر تُلے ہوئے تھے۔ زندہ کنوئیں میں ڈال کر چلے گئے اور پھر ایک قافلہ والوں نے جب انہیں کنوئیں سے نکالا۔ تو انہیں ایسا گرویدہ بنایا کہ انہوں نے سمجھا یہ بہت قیمتی چیز ہے اسے ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ اس سے ہمیں بہت فائدہ حاصل ہوگا۔ اور وہ ان کی بے حد قدر کرنے لگ گئے۔ پھر دیکھو مصر میں جا کر اس شخص کو رام کر لیا جس کے ہاتھ بکے وہ ان پر ایسا لٹو ہوا کہ اس نے آپ کو اپنا بیٹا بنا لیا۔ پھر قید خانہ جا کر قیدیوں کو رام کر لیا۔ قیدی چونکہ عموماً مجرم ہوتے ہیں اس لئے قید خانہ میں خواہ کوئی کتنا ہی شریف اور معزز کیوں نہ جائے وہ اسے بھی مجرم ہی سمجھتے ہیں لیکن حضرت یوسفؑ کے معاملہ میں قیدی ایسا نہ کرتے۔ ان سے عزت کے ساتھ پیش آتے اور ان کا ادب کرتے اور ان سے اپنی خوابوں کی تعبیریں پوچھتے۔ پھر جب وہ قید خانہ سے نکل کر بادشاہ کے سامنے آتے ہیں تو اسے بھی رام کر لیتے ہیں۔ اس سے اپنی ہی بات منواتے ہیں۔ چنانچہ قید سے نکل کر کل خزانوں کی چابیاں لے لیں۔ پھر کامل اختیار مانگتے ہیں وہ بھی مل جاتے ہیں۔ غرض جس صحبت میں گئے اپنا اثر ڈالتے رہے اور یہ جو کچھ بھی انہوں نے کیا چھوٹی عمر میں ہی کیا جیسے ہمارے ہاں کے بچے یہ کہہ کر رائیگاں گنوا دیتے ہیں کہ ہم ابھی بچے ہیں۔

ایسا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مثال ہے انہوں نے بھی بچپن میں بڑے بڑے کام کئے۔ ایک موقع پر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے رشتہ داروں کو جمع کر کے کہا کہ کوئی ہے جو میری مدد کرے تو حضرت علیؓ رض

Digitized by khalafat Library Rabwah

جن کی اس وقت گیارہ سال کی عمر تھی۔ بچپن کا عالم تھا۔ مگر فوراً بول اُٹھے "مَیں مدد کروں گا۔" اگر اس وقت یہی سوال یہاں کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہاں بھی تین تین چار چار سال کے بہت سے بچے کھڑے ہو جائیں گے جو یہ کہیں گے "ہم مدد کریں گے" لیکن حضرت علیؓ نے صرف کہہ ہی نہیں دیا تھا۔ انھوں نے گیارہ سال کی عمر میں جو بات کہی وہ سوچ سمجھ کر کہی تھی اور ساری عمر اس پر عمل پیرا رہے۔ ان کے سامنے لوگوں کی دشمنیاں بھی تھیں۔ مخالفوں کی مخالفت بھی تھی۔ اور وہ سمجھتے تھے کہ اس راہ میں مصیبتیں اور تکلیفیں ہیں لیکن باوجود اس کے انھوں نے یہ کہا کہ "مَیں مدد کروں گا۔" اور پھر آئندہ عمر میں اسے پورا بھی کر دکھایا۔ چنانچہ ہر خطرہ کے موقع پر انھوں نے اپنے آپ کو پیش کیا اور یہ سب اس احساس اور عزم کا نتیجہ تھا جو ان میں بچپن میں پیدا ہُوا تھا۔

پس یاد رکھو! عمر کوئی چیز نہیں نیّت اصل چیز ہے۔ جب انسان نیّت کرے تو پھر سب کچھ کر سکتا ہے۔ عمر خواہ چھوٹی ہو خواہ بڑی۔ پھر وہ کسی کام کے کرنے سے ہرگز نہیں جھجکتا۔

خلفائے کرامؓ کے زمانہ کا ایک واقعہ ہے۔ کوفہ کے لوگ بڑے شورش پسند تھے۔ ہر وقت شرارتیں کرتے رہتے تھے اور گورنروں کو تنگ کر کے نکال دیتے تھے۔ قاضیوں کو بھی تنگ کرتے تھے۔ اس وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بار بار قاضی اور گورنر بدلنے پڑتے تھے۔ آخر حضرت عمرؓ نے کہا کہ اب مَیں ایسا آدمی بھیجوں گا کہ وہ سیدھے ہو جائینگے چنانچہ انھوں نے بائیس سال کی عمر کے ایک نوجوان ابن ابی لیلہ کو بھیج دیا۔ اہلِ کوفہ نے سمجھا کہ خلیفۂ وقت نے جو یہ گورنر بھیجا ہے تو شاید ہنسی کی ہے ہم بھی اس سے تمسخر ہی کریں۔ اسی خیال سے وہاں کے بڑے بڑے لوگ شہر سے باہر استقبال کے لئے آئے اور باتوں باتوں میں پوچھنے لگے۔ "آپ کی کیا عمر ہے؟" یہ انھوں نے طنزاً کہا۔ اس سے ان کی غرض یہ تھی کہ ان کو جتا دیں کہ یہاں تو بڑے بڑے معمّر اور تجربہ کار لوگ بھی نہیں ٹھہر سکے اور آپ تو ابھی بچّہ ہیں۔ ابن ابی لیلہ اس بات کو تاڑ گئے کہ یہ طنز کر رہے ہیں۔ انھوں نے ایسا دندان شکن جواب دیا کہ وہ سمجھ گئے کہ ان کا مقابلہ کرنا آسان نہیں ہے۔

یہ اس عمر کے واقعات ہیں کہ ان سے سبق سیکھنا چاہیئے اور بچوں کو چاہیئے کہ ابھی سے اپنے اندر یہ احساس پیدا کریں کہ ہم سب کچھ کر سکتے ہیں ورنہ وہ بڑے ہو کر بھی کچھ نہ کر سکیں گے۔"

○

مانگو بچو! اپنے ابّا جان سے بے شک پیسے مانگو! مگر کس لئے؟ وقفِ جدید کا چندہ ادا کرنے کے لئے حضرت صاحب کا حکم ہے کہ سب بچے وقفِ جدید میں ضرور شامل ہوں۔ وقفِ جدید کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ بچوں کو ابھی سے اس طرف توجہ کرنی چاہیئے!

Digitized by khalafat Library Rabwah

اہم دینی معلومات

دینی معلومات کا سلسلہ "تشحیذ الاذہان" میں شروع کیا جا رہا ہے بچوں کو اسے غور سے پڑھنا چاہیئے اور ان معلومات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے: (ادارہ)

س: حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کب پیدا ہوئے؟

ج: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲ ربیع الاوّل بمطابق ۲۴ اپریل ۵۷۱ء کو پیدا ہوئے۔

س: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیت، نام اور لقب لکھیں!

ج: آپؐ کی کنیت "ابوالقاسم"، نام "محمدؐ" اور لقب "امین" اور "صدوق" تھا۔

س: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد اور والدہ ماجدہ کے نام تحریر کریں!

ج: والد کا نام عبداللہ بن عبدالمطلب اور والدہ کا نام حضرت آمنہ بنت وہب تھا۔

س: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے نام لکھیں:۔

ج: (۱) حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ (۲) حضرت سودہ رضؓ بنت زمعہ (۳) حضرت عائشہ صدیقہؓ (۴) حضرت حفصہؓ بنت عمر فاروقؓ (۵) حضرت زینبؓ بنت خذیمہ (۶) حضرت ہندہؓ (ام سلمہؓ) بنت ابی امیہ (۷) حضرت زینبؓ بنت جحش (۸) حضرت جویریہؓ بنت حارث (۹) حضرت رملہؓ (ام حبیبہؓ) بنت ابوسفیان (۱۰) حضرت میمونہؓ بنت حارث (۱۱) حضرت زینبؓ بنت حیی بن اخطب (حضرت صفیہؓ) (۱۲) ام ابراہیم حضرت ماریہ قبطیہؓ،

(نوٹ) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک وقت میں نو سے زائد بیویاں نہیں رہیں۔ چار سے زیادہ بیویوں کی استثنائی صورت صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تھی جس کا ذکر سورۃ احزاب آیت ۵۱ میں کیا گیا ہے۔

س: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کے اسماء لکھیں؟

ج: (۱) حضرت زینبؓ زوجہ ابی العاص بن ربیع (۲) حضرت رقیہؓ زوجہ اول عتبہ بن ابولہب اور

Digitized by khalafat Library Rabwah

ثانی حضرت عثمانؓ بن عفان (۳) حضرت ام کلثومؓ زوجہ حضرت عثمانؓ بن عفان (۴) حضرت فاطمۃ الزہراؓ زوجہ حضرت علیؓ بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم

س: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادوں کے نام تحریر کریں:۔

ج: (۱) قاسم (۲) عبداللہ، ان کا لقب طاہر اور طیب بھی تھا۔ (۳) ابراہیم،

س: خلفائے راشدین نیز ان کے زمانۂ خلافت کی تعیین کریں؟

ج: حضرت ابوبکر صدیقؓ سنہ ۱۱ھ تا سنہ ۱۳ھ / ۶۳۲ء تا ۶۳۴ء

حضرت عمر فاروقؓ سنہ ۱۳ھ تا سنہ ۲۳ھ / ۶۳۴ء تا ۶۴۴ء

حضرت عثمان غنیؓ سنہ ۲۴ھ تا سنہ ۳۵ھ / ۶۴۴ء تا ۶۵۵ء

حضرت علیؓ سنہ ۳۵ھ تا سنہ ۴۰ھ / ۶۵۵ء تا ۶۶۰ء

س: شیخین سے کون مراد ہیں ان کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا رشتہ تھا؟

ج: حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو شیخین کہتے ہیں۔ یہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خسر بھی تھے اور آپ کے خلیفہ بھی

س: مندرجہ ذیل سے کیا مراد ہیں؟

(۱) حلف الفضول (۲) دارالندوہ

(۳) شعب ابی طالب (۴) حجر اسود

(۵) عرفہ (۶) دارارقم۔

ج: (۱) اسلام سے قبل قریش نے مظلومین کی مدد کے سلسلہ میں ایک معاہدہ کیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی حصہ لیا۔ یہ معاہدہ تاریخ میں "حلف الفضول" کے نام سے موسوم ہے۔

(۲) قصی بن کلاب نے کعبہ کے قریب ایک گھر بنایا جسے دارالندوہ کا نام دیا گیا۔ اس میں جمع ہو کر قریش اپنے تمام ضروری امور مشورہ سے سرانجام دیتے تھے۔

(۳) شعب ابی طالب مکہ میں ایک پہاڑی درہ کی صورت میں مقام تھا جہاں بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تقریباً تین سال تک محصور رہے۔

(۴) حجر اسود وہ پتھر ہے جو خانہ کعبہ کی دیوار کے بیرونی حصہ میں نصب ہے۔ حاجی طواف کعبہ کے وقت اس کو بوسہ دیتے ہیں۔

(۵) عرفہ وہ میدان ہے جہاں حاجی نویں ذوالحجہ کو جمع ہوتے ہیں اور ظہر اور عصر کی نمازیں یہاں جمع کرتے ہیں اور امیر الحجاج کا خطبہ سنتے ہیں۔ عرفہ میں قیام ارکان حج میں سے ایک اہم رکن ہے۔

(۶) دارارقم۔ ارقم بن ارقم کا گھر جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابتدائی زمانہ میں تبلیغ اسلام کا مرکز بنایا۔

س: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعودؑ کون ہیں۔ آپ کہاں اور کب پیدا ہوئے اور آپ کے والد ماجد کا کیا

Digitized by khalafat Library Rabwah

نام تھا؟

ج: حضرت میرزا غلام احمد علیہ السلام وہ مسیح موعودؑ ہیں جن کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ آپ ۱۳ر فروری ۱۸۳۵ء مطابق ۱۴ر شوال ۱۲۵۰ھ ہجری بروز جمعۃ المبارک حضرت میرزا غلام مرتضیٰ صاحب رئیس قادیان کے ہاں پیدا ہوئے۔

س: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا الہام لکھیں:۔

ج: حضورؑ کو پہلا الہام ۱۸۶۸ء تا ۱۸۶۹ء میں ہوا۔

"خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دیگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے"

س: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماموریت کا پہلا الہام کب ہوا؟

ج: ۲۶ر مارچ ۱۸۸۲ء کو

س: حضرت مسیح موعودؑ نے پہلی بیعت کب اور کہاں لی اور پہلے صحابی کون تھے؟

ج: پہلی بیعت ۲۲ر مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں صوفی احمد جان صاحب کے مکان پر ہوئی اور حضرت الحاج حافظ حکیم مولوی نورالدینؓ صاحب پہلے بیعت کرنے والے تھے۔

س: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی اور آخری تصنیف کے نام مع سنِ اشاعت لکھئے:۔

ج: "براہین احمدیہ" حصہ اول و دوم ۱۸۸۰ء میں اور "پیغامِ صلح" ۱۹۰۸ء میں

س: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سفر ہوشیارپور احمدیت کی تاریخ میں کیوں مشہور ہے؟

ج: یہ سفر آپ نے جنوری ۱۸۸۶ء کو اختیار کیا آپؑ نے وہاں چلہ کشی کی جس کے دوران میں آپؑ کو مصلح موعودؓ کی بشارت دی گئی۔

س: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد کے اسماء مع تاریخ پیدائش لکھئے:۔

ج: (۱) سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولادت باسعادت ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو اور وفات ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کو

(۲) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب قمر الانبیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ولادت باسعادت ۲۰ر اپریل ۱۸۹۳ء کو اور وفات ۲ر ستمبر ۱۹۶۳ء کو

(۳) حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ولادت باسعادت ۲۲ر مئی ۱۸۹۵ء کو اور وفات ۲۶ر دسمبر ۱۹۶۱ء کو

(۴) حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ۔ تاریخ پیدائش۔ ۲ر مارچ ۱۸۹۷ء

(۵) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ۔ تاریخ پیدائش: ۲۵ر جون ۱۹۰۴ء

Digitized by khalafat Library Rabwah

شکوہ

"کہتے ہیں کہ کوئی اندھا اور سوجا کھا کھانا کھانے بیٹھے۔ اندھے نے سوچا کہ سوجا کھا زیادہ کھانا کھا رہا ہوگا کیونکہ اس کی آنکھیں ہیں اور میں اندھا ہونے کی وجہ سے اس کے مقابلہ میں کم کھا رہا ہوں۔ یہ خیال آتے ہی اس نے پہلے تو جلدی جلدی کھانا شروع کر دیا پھر اس خیال کے آنے پر کہ میری یہ حرکت سوجا کھے نے بھانپ لی ہوگی اور وہ بھی ضرور جلدی جلدی کھانے لگ گیا ہوگا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے کھانا شروع کر دیا۔ پھر جو خیال آیا تو ایک ہاتھ سے وہ چاول منہ میں ڈالتا اور دوسرے ہاتھ سے جھولی میں ڈالتا۔ اس پر پھر اسے خیال آیا کہ اب ضرور سوجا کھا بھی ایسا کر رہا ہوگا۔ چنانچہ اب کی دفعہ اس نے تھالی اٹھالی اور کہنے لگا۔ اب میرا ہی حصہ رہ گیا ہے۔ تم اپنا حصہ کھا چکے ہو۔ اور اس سوجا کھے کی یہ حالت تھی کہ اس نے ایک لقمہ بھی نہیں کھایا تھا۔ وہ اندھے کی حرکات کو دیکھ دیکھ کر ہی ہنستا جا رہا تھا کہ یہ کیا کر رہا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم صفحہ ۲۷۹)

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنایا کرتے تھے کہ کسی ہندو نے بڑی تکلیف برداشت کر کے اپنے لڑکے کو بی اے یا ایم اے کرایا اور اس ڈگری کو حاصل کرنے کے بعد وہ ڈپٹی ہو گیا۔ آج کل ڈپٹی ہونا کوئی بڑا اعزاز نہیں سمجھا جاتا لیکن پہلے وقتوں میں ڈپٹی ہونا بہت بڑی بات تھی۔ اس سے باپ کو خیال آیا کہ میرا لڑکا ڈپٹی ہو گیا ہے۔ میں بھی اس سے مل آؤں۔ چنانچہ جس وقت وہ ہندو اپنے بیٹے کو ملنے کے لئے مجلس میں پہنچا تو اس وقت اس کے پاس وکیل بیرسٹر وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے یہ بھی مع اپنی غلیظ دھوتی کے ایک طرف بیٹھ گیا۔ باتیں ہوتی رہیں کسی شخص کو اس غلیظ آدمی کا بیٹھنا برا محسوس ہوا اور اس نے پوچھا ہماری مجلس میں کون بیٹھا ہے ڈپٹی صاحب اس کی یہ بات سن کر کچھ جھینپ سے گئے اور شرمندگی سے بچنے کے لئے کہنے لگے۔ یہ ہمارے ٹہلیا ہیں۔ باپ اپنے بیٹے کی یہ بات سن کر غصے کے ساتھ چل گیا اور اپنی چادر سنبھالتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ جناب میں ان کا ٹہلیا نہیں۔ میں ان کی ماں کا ٹہلیا ہوں۔ ساتھ والوں کو جب یہ علم ہوا کہ یہ ڈپٹی صاحب کے والد ہیں تو

Digitized by khalafat Library Rabwah

انھوں نے اس کو بہت لعن طعن کی۔ اگر آپ ہمیں بتاتے تو ہم ان کی مناسب تعظیم و تکریم کرتے اور ادب کے ساتھ ان کو بٹھاتے۔ بہرحال اس قسم کے نظارے روزانہ دیکھنے میں آتے ہیں کہ لوگ رشتہ داروں کے ساتھ ملنے سے بھی چراتے ہیں تاکہ ان کی اعلیٰ پوزیشن میں کوئی کمی واقع نہ ہو جائے۔ گویا ماں باپ کا نام روشن کرنا تو الگ رہا۔ ان کے نام کو بٹہ لگانے والے بن جاتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم صفحہ ۲۸۳)

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک قصہ سنایا کرتے تھے کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے ایک دفعہ اپنے باورچی کو محض اس جرم میں کہ کھانے میں اس نے کچھ نمک زیادہ ڈال دیا تھا۔ ایک سو کوڑے لگانے کی سزا دی۔ عزیز الدین ایک مسلمان ان کے وزیر تھے وہ بڑے نرم دل تھے۔ کہنے لگے۔ بادشاہ کی شان سے بعید ہے کہ کھانے میں ذرا زیادہ نمک ہو جائے تو وہ اس پر چڑھ کر ایک سو کوڑے لگانے کا حکم دے دے۔ مہاراجہ کہنے لگا۔ وزیر صاحب! آپ یہ خیال نہ کریں کہ میں اس کو نمک کی زیادتی پر سزا دے رہا ہوں۔ اس نے میرا ایک سو یکبرا کھایا ہوا ہے اور ایک ایک یکبرے پر ایک ایک درہ کی سزا میں اسے دے رہا ہوں۔ کھانے میں نمک کی زیادتی تو محض ایک بہانہ ہے۔ اس ذریعہ سے تو مجھے اس کو گزشتہ قصوروں کی سزا دینے کا موقع مل گیا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم۔ حصہ سوم صفحہ ۷۹)

(عبدالسلام طارق)

شیبی کی اپنے ماموں "چنوں" سے پہلی دفعہ ملاقات ہوئی۔ بھانجے ماموں سے بڑے تھے لیکن دونوں ہی اپنی جگہ تیز تھے۔ پہلی ملاقات کی گفتگو کچھ اس طرح سے ہوئی:۔

"چنوں! میں تم سے بڑا ہوں۔" شیبی گرجا ہوا۔

"میں تم سے بڑا ہوں۔" چنوں نے سمجھایا۔

"نہیں میں بڑا ہوں۔" شیبی نے اصرار کیا۔

"نہیں میں بڑا" چنوں نے پرزور آواز سے کہا۔

"اچھا اچھا! ہم دونوں ہی بڑے ہیں۔" شیبی نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

(مودود احمد طیب۔ راولپنڈی)

شیبی اور چنوں آپس میں کچھ اس طرح جھگڑ رہے تھے:۔

"میں تم کو ماروں گا۔" چنوں میاں بولے۔

"میں بھی تم کو ماروں گا۔" شیبی نے جواب دیا۔

"میں تمہیں چپیڑ ماروں گا۔"

"میں تمہیں مکہ ماروں گا۔"

"میں تمہیں چانٹا ماروں گا۔"

Digitized by khalafat Library Rabwah

"میں تمہیں کوہاڑی (کلہاڑی) سے مارول گا۔"

"میں تمہیں تلوار ماروں گا۔"

"میں تمہیں شٹول (پستول) ماروں گا۔"

"میں تم کو چھوٹی بندوق سے ماروں گا۔"

"میں تمہیں بڑی بندوق سے ماروں گا۔"

پاس ہی شیلی کی بہن صالحہ بڑے انہماک سے یہ پرزور جھڑپ سن رہی تھی۔ نہایت بے نیازی سے بولی: "تم دونو کچھ بھی نہیں کر سکتے۔"

(صائمہ شمس۔ ٹورنٹو۔ کینیڈا)

شیلی کو کینیڈا گئے ہوئے کچھ ہی عرصہ ہوا تھا۔ ایک دن امی جان کسی بات سے ناراض ہوئیں اور شیلی کو ڈانٹ پلائی تو وہ بڑے کھسیانے انداز میں بولے۔

"اگر آپ نے مجھے مارا تو میں پولیش (پولیس) کو فون کر دوں گا۔ وہ آپ کو پکیر (پکڑ) کر لے جائیگی"

(خلیق احمد نکی۔ راولپنڈی صدر)

ایک فلسفی روزانہ ٹہلنے کے لئے شہر سے باہر جایا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے دیکھا۔ ایک ہرن اور کتا ساتھ ساتھ گھوم رہے ہیں۔ فلسفی کھڑے ہو کر سوچنے لگا کہ ان نا جنسوں میں یہ موافقت کیسی؟ آخر ایک کنکر اٹھا کر ان کی طرف پھینکا تو وہ بدک کر بھاگ گئے۔ معلوم ہوا کہ دونوں لنگڑے ہیں۔

شہنشاہ اورنگ زیب نے ایک دن اپنے ایک مقرب درباری منور خان سے دریافت کیا کہ "عمر میں تم ہم سے کتنے بڑے ہو؟"

منور خان نے عرض کی۔ "خداوند تعالیٰ نے حضور کی خدمت کے لئے مجھے تین سال پہلے دنیا میں بھیج دیا تھا۔"

کسی یاوہ گو شاعر نے فارسی کے مشہور شاعر مولانا جامی کو اپنی غزل سنائی۔ پھر کہا کہ "میں چاہتا ہوں کہ اس غزل کو خوشخط لکھوا کر شہر کے دروازے سے لٹکا دیا جائے تاکہ گزرنے والوں کی نگاہ پڑے اور غزل خوب مشہور ہو جائے۔"

مولانا نے فرمایا۔ "اور بہتر ہے کہ غزل کے ساتھ شاعر کو بھی لٹکا دیا جائے۔"

علی الصبح ساڑھے دس بجے اٹھا اور حمید کو کچی نیند سے جگایا۔ کہا کہ ڈاکٹر شاہد کو فون کر کے ٹائم کا وقت پوچھا جائے۔ فون کیا تو آواز آئی۔

"زور سے بولیئے!"

حمید زور سے بولا۔ آواز آئی۔ "اور زور سے بولیئے"

اور زور سے بولے تو پھر آواز آئی۔ "اور زور سے بولیئے!"

حمید چلا کر بولا۔

"قبلہ اگر اس سے بھی زیادہ زور سے بول سکتا تو پھر ٹیلی فون کی کیا ضرورت تھی؟"

(شفیق احمد انس۔ ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

حمدِ باری تعالیٰ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وُہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دِل لگاتے ہو
جو کچھ بُتوں میں پاتے ہو اُس میں وُہ کیا نہیں
سُورج پہ غور کر کے نہ پائی وُہ روشنی
جب چاند کو بھی دیکھا تو اُس یار سا نہیں
واحِد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب مَوت کا شکار ہیں اُس کو فنا نہیں
سب خیر ہے اِسی میں کہ اُس سے لگاؤ دِل
ڈھونڈو اُسی کو یارو، بُتوں میں وَفا نہیں
اِس جائے پُرعذاب سے کیوں دِل لگاتے ہو
دوزخ ہے یہ مقام یہ بُستاں سَرا نہیں

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

قرآنی اسباق

قرآن سمجھ کر پڑھنا

اس ماہ سے رسالہ تشحیذ میں ایک نیا سلسلہ مضامین شروع کیا جا رہا ہے جس میں قرآن کریم کی آیات کی تشریح آسان زبان میں بچوں کے لئے شائع کی جایا کریں گی۔ امید ہے بچے اس سلسلہ کو توجہ سے پڑھیں گے اور اس سلسلہ میں اپنی رائے سے بھی اطلاع دیں گے۔ (مدیر)

عزیز بچو! آپ روزانہ سکول جاتے ہیں، گھر میں بھی اپنے ماں باپ بہن بھائیوں سے باتیں کرتے ہیں۔ اپنے کسی چھوٹے بہن بھائی کو، کوئی حکم دیتے ہیں، کسی سے کچھ مانگتے ہیں اور کسی سے یوں ہی دل بہلانے کی باتیں کرتے ہیں۔

لیکن کیا آپ نے کبھی بھی کسی سے کوئی بات ایسی بھی کی ہے جو آپ نہ سمجھتے ہوں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ سکول میں اپنے اساتذہ یا گھر میں اپنے والدین اور بہن بھائیوں سے کوئی بات ایسی زبان میں بھی کی ہے جسے آپ خود نہ سمجھتے ہوں؟

آپ اس سوال کا جواب یہی دیں گے کہ ہم نے کبھی سے کوئی بات ایسی نہیں کی جو ہم خود نہ سمجھتے ہوں۔

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر انسان جب کسی سے بات کرتا ہے اور اپنا مطلب کسی پر ظاہر کرتا ہے یا کسی ایسی زبان میں بات کرتا ہے جسے وہ جانتا اور سمجھتا ہے کیونکہ جو شخص یہ جانتا ہی نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے وہ اپنے دل کی بات کسی پر کس طرح ظاہر کر سکتا ہے؟

جب ہم اپنے اللہ کے حضور حاضر ہوتے ہیں اور اس سے کچھ درخواست کرتے ہیں تو ہم میں سے اکثر کو یہ بالکل پتہ نہیں ہوتا کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں؟ ہم نماز میں پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں اور کچھ زبانی یاد کئے ہوئے الفاظ دہرا دیتے ہیں۔ لیکن ہم میں سے اکثر ایسے ہیں جن کو یہ معلوم نہیں ہوتا

Digitized by khalafat Library Rabwah

کہ ہم نے کیا کہا ؟

آپ اس کی وجہ یہی بتائیں گے کہ ہم نماز عربی زبان میں پڑھتے ہیں اور عربی زبان ہم سمجھتے نہیں لیں اس کے رٹے ہوئے الفاظ ادا کر کے ثواب لے لیتے ہیں۔

پیارے بچو! سکول میں اپنی مادری زبان کے ساتھ آپ دوسری زبانیں بھی سیکھتے ہیں۔ انگریزی زبان بھی سکول میں پڑھائی جاتی ہے۔ فارسی بھی پڑھتے ہیں۔ پھر بعض بچوں کو زبانیں سیکھنے کا شوق بھی ہوتا ہے اور وہ فرنچ، جرمن زبان بھی سیکھتے ہیں تاکہ وہاں کے علم اور فن سے بھی فائدہ حاصل کر سکیں۔ کیا آپ نے کبھی سوچا کہ آپ کو عربی زبان سیکھنے کا خود شوق ہونا چاہیئے یا نہیں؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ عربی زبان سیکھنے میں آپ کا کافی وقت لگے گا لیکن اگر شوق اور محنت سے کام لیا جائے تو تھوڑے ہی دنوں میں انسان اتنی عربی ضرور سیکھ لیتا ہے کہ خدا کی کتاب کو سمجھنے لگ جائے اور ان لفظوں کا مطلب بھی سمجھ لے جو تم نماز میں ادا کرتے ہو۔

اگر آپ کے پاس عربی زبان سیکھنے کے لئے وقت نہیں تو پھر بھی قرآن کریم سمجھ کر پڑھنے کے مختلف راستے ہیں۔

مجلس اطفال الاحمدیہ آپ کے لئے اس سلسلہ میں کئی پروگرام بناتی ہے۔ آپ ان پروگراموں میں شامل ہو کر قرآن کریم کا ترجمہ سیکھیں۔ پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کا اردو ترجمہ تفسیر صغیر کے نام سے شائع کیا ہے اسی کو روزانہ دیکھ کر تم قرآن کریم کی آیات کا مطلب اور مفہوم سمجھ سکتے ہو۔

اسی طرح نماز کا ترجمہ بھی موجود ہے چاہیے کہ اچھی طرح تمام نماز کا ترجمہ یاد کریں اور پھر جب آپ نماز پڑھیں تو آپ کو پتہ ہو کہ ہم کیا پڑھ رہے ہیں۔

جب آپ کو تشحیذ ملتا ہے یا اور کوئی اخبار یا رسالہ آپ پڑھتے ہیں تو آپ کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ اسے سمجھ کر پڑھا جائے۔ کوئی آدمی کسی کتاب کو بے سمجھے نہیں پڑھنا چاہے وہ اپنی زبان میں ہو یا کسی دوسری زبان میں۔ لیکن کس قدر حیرانی کی بات ہے کہ دنیا کی سب سے زیادہ ضروری کتاب یعنی قرآن مجید کو ہم بے سمجھے پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو یہ برکت والی کتاب اس لئے بھیجی تھی کہ لوگ اسے سمجھیں مگر کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اس کے ماننے والے ایک دو دن نہیں بلکہ ہر روز اور ساری عمر اسے بے سمجھے پڑھتے رہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ۔

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ"

یعنی ہر قسم کی بھلائی قرآن کریم میں ہے

ہمیں ان بھلائیوں کا تبھی علم ہو سکتا ہے جب ہم اس مقدس کتاب کو سمجھ کر پڑھیں اور اس سے بہت پیار کریں۔ اس زمانہ کے امام حضرت میرزا

Digitized by khalafat Library Rabwah

غلام احمد مہدی مسعود علیہ السلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ:-

"تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے..... پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی ہے یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔"

(محمد شفیق قیصر)

○

کام کی باتیں

- جس فعل سے شرمندگی اٹھانی پڑے اس سے پرہیز کرو
- وقت اٹھانے سے تکلیف اٹھانا بہتر ہے
- دنیا میں انہی لوگوں کو عزت اور عظمت حاصل ہوتی ہے جنہوں نے اپنے استادوں کا احترام کیا
- انسان عقل سے معلوم ہوتا ہے شکل سے نہیں۔

نتیجہ ذہنی آزمائش نمبر (۲)

العامی مقابلہ ذہنی آزمائش نمبر (۲) کے جوابات ملنے پر قرعہ اندازی کے مطابق عزیزم اسرار احمد پراچہ کو اوّل اور عزیزم وسیم احمد کو دوم انعام کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ کامیابی مبارک کرے۔ ان کے ایڈریس مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) عزیزم اسرار احمد پراچہ معرفت ابرار احمد پراچہ، محلہ امرلوپرہ۔ شیخوپورہ

(۲) عزیزم وسیم احمد معرفت ایم موسےٰ اینڈ سنز سائیکل ڈیلرز اینڈ سپیئر پارٹس، نیلا گنبد۔ لاہور

ان کے نام بالترتیب ایک سال اور چھ ماہ کے لئے رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کیا جا رہا ہے

(ادارہ)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

حضرت رافعؓ اور حضرت سمرہؓ

حضرت رافعؓ بن خدیجؓ نے بدر کی لڑائی کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ مگر عمر بہت چھوٹی تھی۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت نہ دی۔

جنگِ احد میں بھی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واپس جانے کا حکم دیا تو وہ ہوشیاری سے اپنے پاؤں کے انگوٹھوں کے بل کھڑے ہو گئے۔

یہ دیکھ کر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے۔ حضرت رافعؓ کے والد حضرت خدیجؓ نے سفارش کی اور عرض کیا:۔

"حضور میرا لڑکا بہت اچھا تیر چلا سکتا ہے۔"

یہ سن کر حضورؐ نے اُن کو جنگِ احد میں شریک ہونے کی اجازت دے دی۔

سمرہؓ بن جندبؓ رافعؓ بن خدیجؓ کے ہم عمر تھے۔ جب ان کو اجازت نہ ملی تو انھوں نے اپنے باپ مرّہ بن سنانؓ سے کہا:۔

"والدِ بزرگوار! رافعؓ کو اجازت مل گئی اور میں رہ گیا۔ میں اس سے زیادہ طاقت ور ہوں۔ اگر میرا اور اس کا مقابلہ ہو تو میں اُس کو پچھاڑ سکتا ہوں۔"

مرّہؓ بن سنان نے حضورؐ سے عرض کیا:۔

"یا رسول اللہ! آپ نے رافعؓ کو تو اجازت دے دی اور میرے بیٹے کو واپس فرما دیا۔ حالانکہ میرا بیٹا رافعؓ کو پچھاڑ سکتا ہے۔"

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کی کشتی کرائی۔ سمرہؓ نے رافعؓ کو پچھاڑ دیا۔ اس لئے حضورؐ نے سمرہؓ کو بھی اجازت دے دی۔

حضرت رافعؓ اس کے بعد تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے۔

جنگِ اُحد میں آپؓ کے سینے میں ایک تیر لگا جب اس کو باہر کھینچا گیا تو سارا نکل آیا مگر بھالا سینے کے اندر رہ گیا۔

اس نے ناسور کی صورت اختیار کر لی۔

آخر بڑھاپے کے قریب یہی زخم اُن کی موت کا باعث ہوا۔

(سلطان احمد وجودی)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

سچی کہانی

خدا تعالیٰ کا شکر

زاہدہ رعنا

رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی تھا دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا۔ خداوند تعالیٰ نے اُن کو آزمانا چاہا اور ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ پہلے وہ کوڑھی کے پاس آیا اور پوچھا۔ "تجھ کو کیا چیز پیاری ہے؟" اس نے کہا "مجھے اچھی رنگت اور خوب صورت کھال مل جائے اور یہ مرض جاتا رہے جس کی وجہ لوگ مجھے اپنے پاس نہیں بیٹھنے دیتے اور مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔"

فرشتے نے اپنا ہاتھ اس کے بدن پر پھیرا وہ اسی وقت اچھا ہو گیا اور صاف کھال اور خوب صورت رنگت نکل آئی۔

پھر فرشتے نے پوچھا۔ "تجھے کون سا مال چاہیئے؟"

اس نے کہا۔ "اونٹ"

چنانچہ فرشتے نے اسے ایک اونٹنی دے دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے گا۔"

اب فرشتہ گنجے کے پاس گیا اور پوچھا۔ "تجھے کیا چاہیئے؟"

گنجے نے کہا کہ "میں چاہتا ہوں کہ میرے بال اگ آئیں اور گنجاپن دور ہو جائے"

فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا وہ فوراً ٹھیک ہو گیا اور اس کے سر پر بال اگ آئے۔ پھر فرشتے نے پوچھا۔ "تمہیں کون سا مال پسند ہے؟"

اس نے جواب دیا۔ "گائے"

چنانچہ فرشتے نے اسے ایک گائے دے دی۔

اس کے بعد وہ اندھے کے پاس گیا اور اس سے اس کی سب سے بڑی خواہش پوچھی۔

اندھے نے کہا کہ مجھے نظر چاہیئے "تاکہ میں اس خوب صورت دنیا کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں"

فرشتے نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو اس کی نظر واپس آ گئی اور وہ سب کچھ دیکھنے لگا۔ فرشتے نے اس سے پوچھا کہ تم کون سا مال پسند کرو گے۔"

اس نے جواب دیا۔ "میں بکری پسند کرتا ہوں"

فرشتے نے اسے ایک بکری دے دی اور رخصت ہو گیا۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

کچھ عرصہ بعد ان کے جانوروں نے بچے دیئے اور وہ تینوں مالا مال ہو گئے۔

خدا تعالیٰ نے اس فرشتے کو پھر ان تینوں کا امتحان لینے کے لئے پہلی ہی صورت میں ان کے پاس بھیجا۔ فرشتہ سب سے پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور بولا۔ "میں ایک مسکین آدمی ہوں میرے سفر کا سب سامان ختم ہو گیا ہے۔ اور میری واپسی کے لئے کوئی وسیلہ نہیں ہے۔ سوائے خدا کے۔ اور مجھے تیری مدد کی ضرورت ہے۔ اس لئے اس خدا کے نام پر جس نے تجھے اچھی کھال اور خوب صورت رنگت عطا کی ہے۔ مجھے ایک اونٹ دے دے جس پر بیٹھ کر میں واپس چلا جاؤں۔"

کوڑھی نے نہایت حقارت سے کہا۔ "چل یہاں سے دور ہو جا۔ اگر میں یونہی اونٹ بانٹنے لگوں تو بھوکا مر جاؤں۔"

فرشتے نے اسے یاد دلاتے ہوئے کہا کہ تو کوڑھی تھا۔ اور لوگ تجھ سے سخت نفرت کرتے تھے۔ اور تو بے حد مفلس تھا۔ پھر خدا تعالیٰ نے تجھے اچھا کر دیا اور تجھے مال دیا۔"

وہ بولا۔ "واہ کیا خوب! یہ مال تو میرے باپ دادا کے وقت سے چلا آتا ہے۔"

فرشتہ بولا۔ "اچھا۔ اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسا تو پہلے تھا"

اب فرشتہ دوسرے آدمی کے پاس گیا اور اس سے بھی یہی سوال کیا۔ اس نے بھی وہی جواب دیا اور حقارت سے اس کی درخواست ٹھکراتے ہوئے بولا۔ کہ "یہ سب مال میرے باپ دادا چھوڑ گئے تھے۔"

فرشتہ بولا۔ "اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھے پہلے جیسا کر دے۔"

اس کے بعد فرشتہ تیسرے آدمی کے پاس پہنچا۔ اور بولا کہ میں مسافر ہوں۔ اس وقت بے سروسامان ہوں۔ خدا کے نام پر مجھے ایک بکری دے دے تاکہ میں اسے بیچ کر اپنے سفر کا خرچ پورا کر سکوں۔"

اس نے جواب دیا۔ کہ میں اندھا تھا۔ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے بینائی بخشی اور مجھے مال عطا کیا۔ تیرا جو جی چاہے لے جا اور جتنا چاہے لے جا۔ چونکہ یہ مال میرا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہے۔"

فرشتہ اس کی بات سے بہت خوش ہوا اور بولا۔ "تو اپنا مال اپنے پاس رکھ۔ مجھے کچھ نہیں چاہیئے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے محض تم تینوں کا امتحان لینے بھیجا تھا۔ تم اس امتحان میں کامیاب ہو گئے ہو اور اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہوا اور ان دونوں سے ناراض ہے۔ چونکہ تم نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور ان دونوں نے ناشکری کی۔

دیکھا بچو! شکر گزاری کا اجر اور ناشکری کا انجام۔ ہمیں بھی ہر حال میں خدا تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر کرنا چاہیئے۔ ••

Digitized by khalafat Library Rabwah

خدیجہ نمبر شمارہ

ہوائی جیپ

گھنے جنگلوں کی گوریلا لڑائی میں نہ طیارے اور نہ ہی ہیلی کاپٹر استعمال ہوتے ہیں۔ بلکہ ایسی صورتحال میں افادیت کے لحاظ سے ہوائی جیپ استعمال ہوتی ہے کیونکہ یہ ۶۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ایک عام درخت کی بلندی پر آسانی سے سفر کر سکتی ہے۔ حسب ضرورت اسے تیس ہزار فٹ کی بلندی تک لے جایا جا سکتا ہے۔ اس جیپ کے لئے ۸۰۰ فٹ لمبا رن وے کافی ہوتا ہے۔ لیکن پٹرول ختم ہونے کی صورت میں کسی کھلی جگہ پر آسانی اتر سکتی ہے۔ اس کے پروں کی لمبائی تیس فٹ اور پٹرول کا اتنا ذخیرہ ہو سکتا ہے کہ یہ مسلسل ۲۱۰۰ میل اڑان کر سکتی ہے۔

ہوائی جیپ کی لمبائی ۸۸ فٹ آٹھ انچ اور چوڑائی ۹ فٹ ۸ انچ ہے۔ وزن ۲۸۵۰ پونڈ ہے۔ ۱۵۰ ہارس پاور ۶۶۰ کے دو جڑواں انجن اس میں کام کرتے ہیں۔ کاک پیٹ میں آگے پائلٹ بیٹھتا ہے اور پیچھے نشانچی جو ۱۸۰ درجے کے زاویئے تک دونوں طرف بخوبی دیکھ سکتا ہے۔ زمین پر چیزیں دیکھنے کے لئے مخصوص آلات بھی اس میں نصب ہیں اور چھاتہ بردار بھی بڑی کامیابی کے ساتھ کود سکتے ہیں۔

ہوائی جیپ کو بوقت ضرورت مشین گن کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس میں ایک حصہ صرف اسلحہ کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ اگر جیپ کو چلانے والا تجربہ کار اور جنگی اصولوں میں ماہر ہو تو وہ اس جیپ سے ایک بہت بڑی دشمن کی نفری کو بوکھلا کر زخمی کر سکتا ہے کیونکہ جیپ زیادہ تر گوریلا جنگوں میں استعمال ہوتی ہے اس لئے زیادہ تعداد کو جنگی چالوں سے صرف بوکھلایا جا سکتا ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اسے ہنگامی حالات میں بحری کشتی کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اس فخر سے ہوائی جیپ میں "چھاتہ برداروں" دو زخمیوں اور ایک نرس کے بیٹھنے کی گنجائش موجود ہے۔ موجودہ دور میں ہوائی جیپ ایک کارآمد ایجاد ہے۔

(قدسیہ نور قدسی - حجرہ شاہ مقیم ضلع ساہیوال)

Digitized by khalafat Library Rabwah

عجیب و غریب انسان

فرانس کا چارلس گراندمنکے شاید دنیا کا عجیب و غریب انسان تھا۔ اس کے پیدائشی طور پر نہ ہاتھ تھے نہ پیر وہ صرف ایک صندوق میں رہتا تھا۔ چودہ سال کی عمر میں اس نے یورپ کا سفر کیا اور پچاس سال تک یہ سفر کرتا رہا۔ اس کی سب سے اہم صفت یہ تھی کہ وہ مشکل سے مشکل سوال صرف دو منٹ میں حل کر لیتا تھا۔

چوہوں کی اولمپک دوڑ

امریکہ کے ایک علاقے سیکرومنٹو میں اولمپک کی طرز پر چوہوں کی دوڑ کا مقابلہ ہوا۔ ایک پانچ ماہ کی سیاہ اور سفید رنگ کی چوہیا "بیک" نے ایک مقررہ

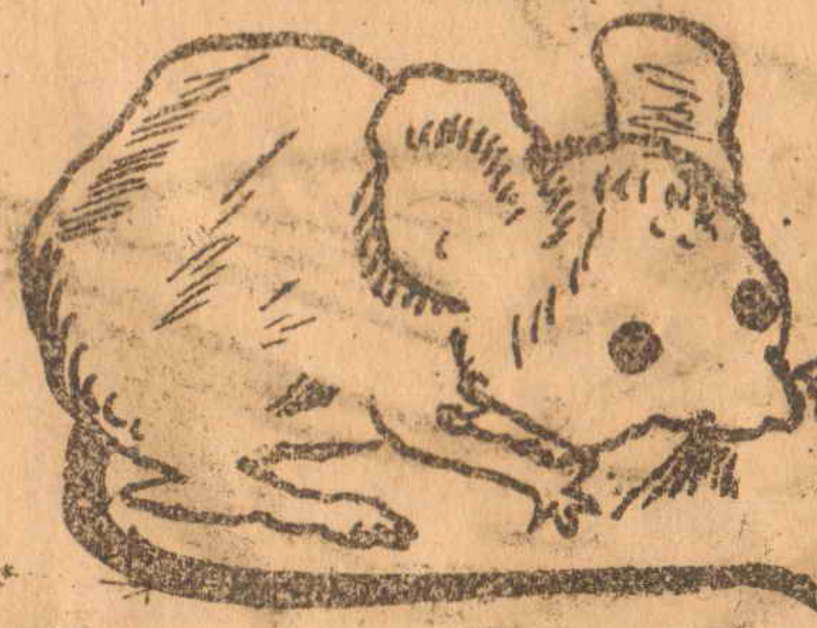

فاصلہ ۵ر۷ سیکنڈ میں طے کر کے دوسرے چوہوں کو شکست دے دی اور ورلڈ چیمپئن بن گئی۔ اس چوہیا نے سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ اس کے علاوہ بیک نے ہائی جمپ اور اسپرنٹ راؤنڈ میں چاندی کے تمغے بھی حاصل کئے۔

ان زبردست کامیابیوں پر اس کو چیمپئن ٹرافی دی گئی ہے۔ اس چوہیا کی تربیت دینے والے ٹرینر لونی جونس نے ان کامیابیوں پر اسے پنیر کا ایک ٹکڑا دیا۔ چوہوں کو تربیت دینے والے فزیالوجی کے طلبا ہیں۔

(سیّد ظہیر احمد۔ عزیز آباد کراچی)

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات

قائدین مجالس، ناظمین، مربیان اطفال مطلع رہیں کہ امسال اطفال کے سالانہ مرکزی امتحانات ۲۷۔ ۲۹ مئی بروز جمعہ، اتوار منعقد ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز! تمام اطفال کو کورس کے مطابق پوری طرح امتحان کی تیاری کروائی جائے۔

لئیق احمد طاہر

مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

مصوّر بنیئے!

تصویر بنایئے!

عزیز بھائیو! اور بہنو!

آپ میں سے اکثر ایسے ہوں گے جنہیں مصوری سیکھنے کا شوق ہوگا۔ اس مرتبہ ہم آپ کو تصویر بنانے کا آسان طریقہ بتا رہے ہیں اور آئندہ بھی تصویریں اور کارٹون بنانے کے طریقے بتاتے رہیں گے۔

آپ کسی علیحدہ کاغذ پر شکل ۱، ۲ اور ۳ کو دیکھ کر ایک چڑیا کی تصویر بنا سکتے ہیں آئندہ شمارے میں آپ کو ہاتھ، پاؤں، ناک، کان، منہ وغیرہ کی تصویر بنانا سکھائیں گے

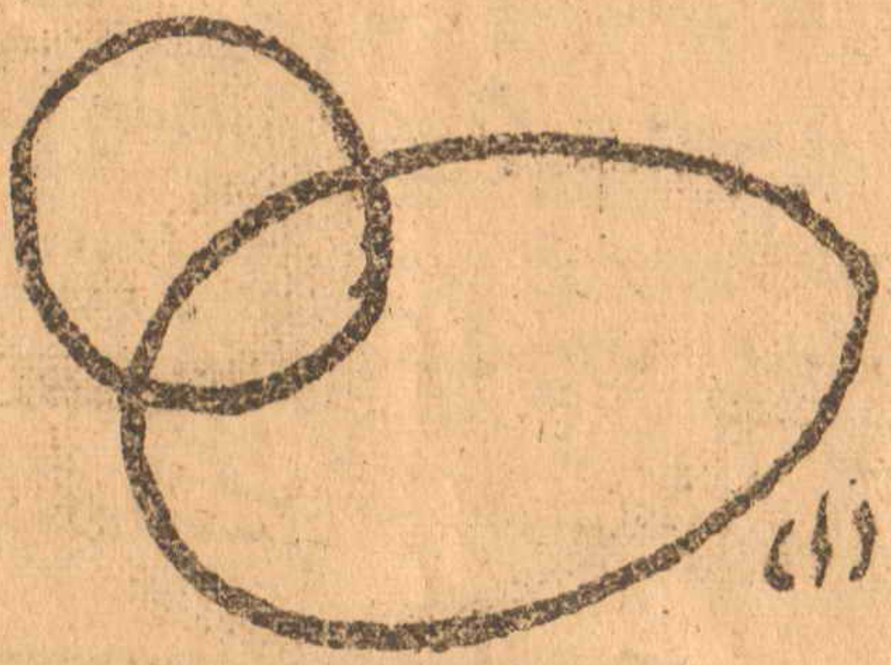

(۱)

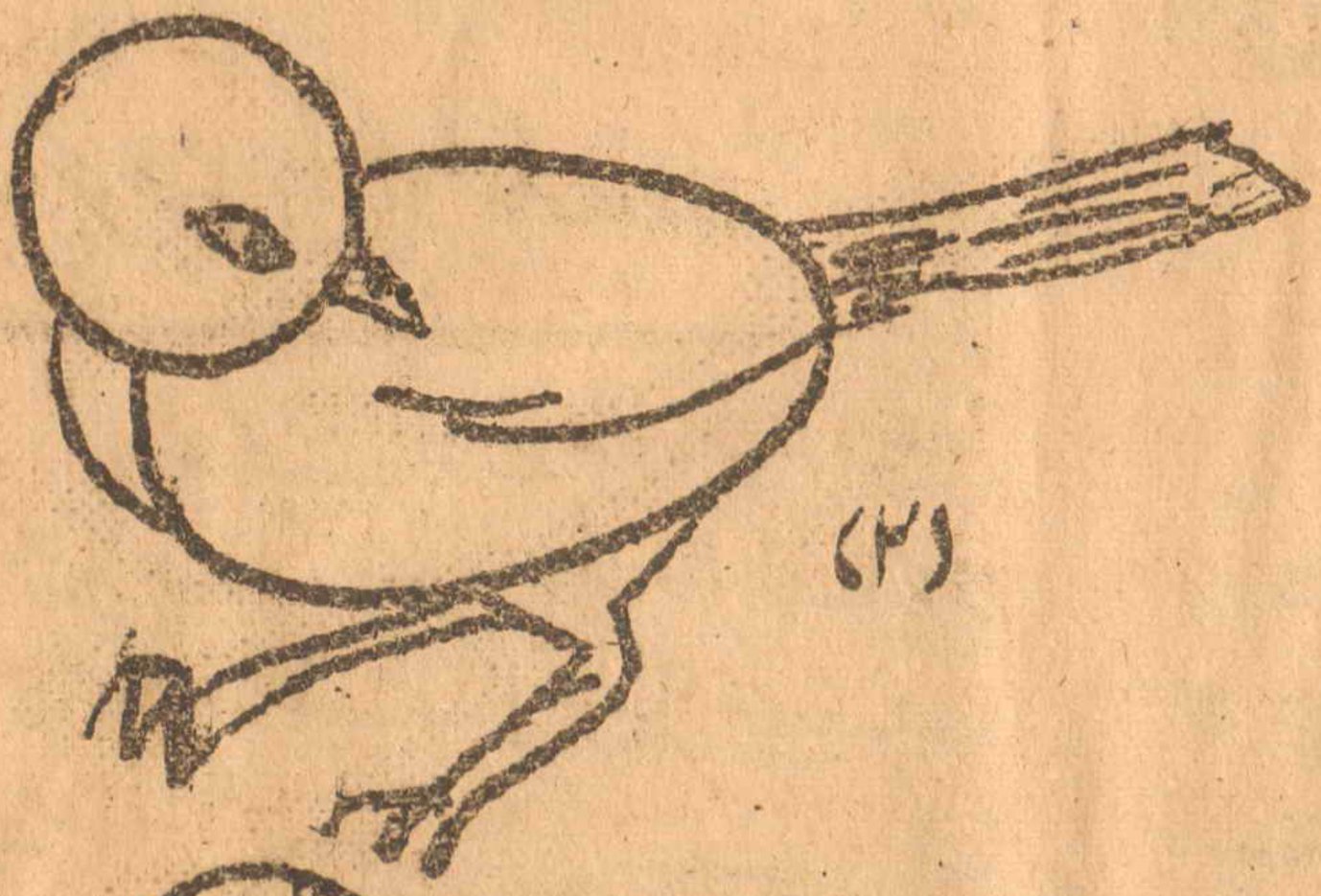

(۲)

(۳)

سید ظہیر احمد

(سمن آباد۔ کراچی)

Digitized by khalafat Library Rabwah

شگفتہ شگفتہ

خلیفۂ بغداد کا فیصلہ

بغداد شریف میں ایک تاجر تھا۔ اس نے اپنے ایک دوست کے پاس ایک ہزار روپیہ بطور امانت رکھا اور خود کہیں باہر چلا گیا۔ ایک سال کے بعد جب واپس آیا تو اپنے دوست سے روپیہ مانگا تو وہ انکار کر گیا اور کہنے لگا۔ "میں نے تمہارا کوئی روپیہ نہیں لیا۔"

تاجر بڑا حیران ہوا اور سیدھا خلیفہ وقت کے پاس پہنچا۔ خلیفہ نے سارا قصہ سن کر کہا کہ "فلاں وقت تم اس شخص کی دکان پر بیٹھ جانا۔ میں اس وقت وہاں سے گزروں گا اور تمہارے روپیہ کا انتظام کر دوں گا۔"

چنانچہ دوسرے دن وہ تاجر اس شخص کی دکان پر وقت موعود پر بیٹھ گیا۔ اتنے میں بادشاہ وہاں سے گزرا اور تاجر کو دیکھ کر اپنے گھوڑے سے اتر آیا اور آتے ہی تاجر سے کہنے لگا۔

"السلام علیکم! بھئی تم یہاں کب آئے؟ اور یہاں آئے تو شاہی محل میں کیوں نہیں آئے؟ شاہزادے ہر روز تمہیں یاد کرتے ہیں۔ آج شام کو ضرور آنا اور کھانا میرے ساتھ ہی کھانا۔"

یہ کہہ بادشاہ چلا گیا۔

یہ گفتگو جب اس شخص نے سنی تو وہ بڑا گھبرایا اور دل میں سوچنے لگا۔ کہ یہ تو بادشاہ کا کوئی خاص عزیز معلوم ہوتا ہے اگر اس نے میری شکایت کر دی تو میری خیر نہیں۔ چنانچہ خود ہی تاجر سے کہنے لگا۔

"بھئی تمہارا ایک ہزار روپیہ مجھے یاد آگیا ہے۔ یہ لو اپنی امانت!"

بادشاہ کی یہ حکمت عملی کام آگئی اور تاجر کو اس کا روپیہ مل گیا۔

پیارے تشحیذی بھائیو! کسی کی امانت میں خیانت نہیں کرنی چاہیئے اور حکمتِ عملی سے کام لینا چاہیئے۔

(شفقت اللہ ناصر
چک ۱۵۲ شمالی۔ سرگودھا)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

پیشہ کا انجام

ایک پڑھا لکھا مگر تیرنے سے ناواقف آدمی ایک کشتی میں سوار ہوا اور ملاح سے پوچھنے لگا:

"کیوں بھائی! تم نے کچھ پڑھا لکھا بھی ہے یا ساری عمر کشتی چلانے ہی میں گزر گئی؟"

ملاح نے جواب دیا۔ "میں پڑھا لکھا تو نہیں ہوں بلکہ تیرنے کا ہنر جانتا ہوں۔"

اس پڑھے لکھے نے جواب دیا۔ "اگر یہ بات ہے تو تمہاری آدھی زندگی برباد ہو گئی۔"

اتنے میں کشتی ایک بھنور میں پھنس گئی اور الٹ گئی۔ اب ملاح تو تیرنے لگا مگر وہ تیرنے کے ہنر سے ناواقف پڑھا لکھا آدمی ڈوبنے لگا۔

ملاح نے کہا۔

"کیوں جناب! آپ نے کچھ تیرنے کا ہنر بھی سیکھا ہے کہ ساری عمر پڑھنے لکھنے میں گزار دی؟"

اس نے جواب دیا۔ "تیرنا تو میں نے نہیں سیکھا ہاں پڑھا لکھا بہت ہوں!"

ملاح نے جواب دیا۔ "اگر یہ بات ہے تو میرا تو آدھی زندگی برباد ہوئی تھی مگر آپ کی ساری ہی زندگی برباد ہو گئی۔"

پیارے تشحیذی بچو! آپ کو بھی چاہیئے کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ہنر بھی سیکھیں اس لئے کہ ہنرمند آدمی کسی بھی وقت بہت کام آسکتا ہے۔

(نصر اللہ خان
چک ۱۵۲ شمالی۔ سرگودھا)

○

آج کا دن

زندگی کی بہار آج کا دن
حاصلِ روزگار آج کا دن
کامیابی ترے قدم چومے
اس ادا سے گزار آج کا دن
بیت جائے نہ کہیں غفلت میں
وقت کا شاہکار آج کا دن
بعد میں تو نہ اس کو پائے گا
آج کر لے شمار آج کا دن

(شہاب فیضی لدھیانوی)

Digitized by khalafat Library Rabwah

خوشگوار مشاغل

محمد اشرف نوشاہی۔ سمن آباد۔ کراچی

مشغلہ درحقیقت ایسے کام یا مصروفیت اختیار کرنے کو کہا جاتا ہے کہ جس سے انسان کو کوئی ذاتی غرض یا نفع کی خواہش مقصود نہیں ہوتی بلکہ اسے وہ تفریح طبع کے لئے اختیار کرتا ہے۔ دنیا میں ہر طرح کے مشاغل اختیار کئے جاتے ہیں جن میں سے بعض جسمانی اور بعض علمی ہوتے ہیں لیکن کچھ لوگوں کے مشاغل ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جنہیں نہ تو جسمانی کہا جاسکتا ہے اور نہ علمی۔ مثلاً آج کل کے لوگ "سینما بینی" کو ایک مشغلہ قرار دیتے ہیں۔ اگر ہم اسے ایک مشغلہ مان بھی لیں تو بھی یہ ایک نقصان دہ مشغلہ ہے جس سے ہر طرح کے نقصانات پہنچتے ہیں عقل مند انسان ایسے مشاغل سے پرہیز کرتے ہیں اور عمدہ مشاغل اختیار کرکے اپنے فرصت کے اوقات خوشی اور مسرت سے گزارتے ہیں۔

جسمانی مشاغل میں گھوڑ سواری، شکار وغیرہ کا شمار ہوتا ہے۔ ہر قسم کے کھیل مثلاً، کرکٹ، ہاکی، فٹ بال وغیرہ اسی زمرہ میں آتے ہیں۔ جسمانی مشاغل اختیار کرنے والوں کی صحت عمدہ اور جسم مضبوط ہو جاتا ہے اور وہ عام زندگی میں خوش و خرم رہتے ہیں۔ ہر شخص کا ایک جسمانی مشغلہ ضرور ہونا چاہیئے خواہ وہ پیدل چلنا ہی کیوں نہ ہو۔

علمی مشاغل کی فہرست خاصی طویل ہے۔ مثلاً مطالعہ، شاعری اور مصوری وغیرہ۔ یہ تمام مشاغل ذہنی ترقی کے لئے بے حد ضروری ہیں۔ اور ان سے ہماری معلومات میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

میری نظر میں سب سے اچھا اور پسندیدہ مشغلہ مطالعہ ہے۔ اس کے فوائد بے شمار ہیں۔ مطالعہ سے انسان کے علم میں اضافہ ہوتا ہے اور ذہن کو نمو ملتی ہے۔ اچھی کتب خصوصاً حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے مطالعہ سے ذہن جگمگاتے ہیں اور انہیں ہر اچھے کام سے محبت اور ہر برے کام سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ کتابوں کا پڑھنے والا دوسرے انسانوں کے علمی و عملی تجربات سے فائدہ اٹھاتا ہے اور زندگی کو صحیح خطوط پر منظم کر سکتا ہے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

انہی کتابوں کے ذریعہ وہ دنیا کی سیر کرتا ہے۔ اگرچہ کتب بینی اچھا مشغلہ ہے مگر بُری کتب کا مطالعہ خود کو گولی مارنے کے مترادف ہے ہمیشہ اچھی کتب پڑھنی چاہئیں۔ بہرحال مشغلہ جو بھی ہو مفید اور کارآمد ہونا چاہیئے اور ذاتی دلچسپی سے مشغلہ کا انتخاب کرنا چاہیئے، بُرے مشاغل سے بچاؤ اسی طرح ضروری ہے جس طرح آپ آگ سے اپنا دامن بچاتے ہیں۔

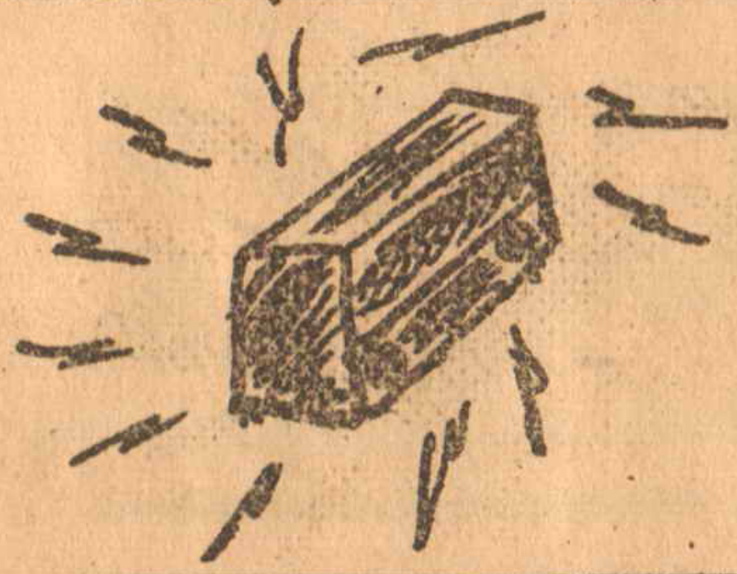

دنیا کے ریڈیو سے اردو پروگرام

نام ملک	وقت	میٹر بینڈ
ریڈیو قاہرہ (عرب جمہوریہ مصر)	۸ بجکر ۱۵ منٹ شب	۱۶، ۹۶ شارٹ ویو
" بغداد (عراق)	۷ بجے شام	۱۹-۴۸ "
" جدّہ (سعودی عرب)	۷ بجے شام	۱۹-۵۸ "
" انقرہ (ترکی)	۷ بجے "	۸۳، ۱۶، ۹۳، ۱۶ "
" تہران (ایران)	۸ بجے شب	۳۸۳ میڈیم ویو
" آزاد کشمیر ریڈیو مظفر آباد۔	۱۱ بجے دوپہر	۴۱- شارٹ ویو
" وائس آف امریکہ (واشنگٹن)	۷ بجے شام	۱۹-۲۵-۴۱ "
" بی بی سی لندن (برطانیہ)	۶ بجکر ۱۰ منٹ صبح	۱۹-۲۵-۳۱-۴۱-۴۹ شارٹ ویو۔ ۲۱۳ میڈیم ویو
" " "	۸ بجکر ۱۵ منٹ شب	" " " " " " "
" ماسکو (روس)	۶ بجے شام	۱۶-۱۹-۲۵۔ شارٹ ویو۔ ۲۳۲ میڈیم ویو
" ڈوئچے ویلے کولون (مغربی جرمنی)	۹ بجکر ۱۰ منٹ (صبح و شام)	۱۱ شارٹ ویو۔ ۷۶۵ میڈیم ویو
" ٹوکیو (جاپان)	۸ بجکر ۳۰ منٹ (شب)	۲۵-۳۱ "
" سری لنکا (سیلون)	۶ بجکر ۳۰ منٹ صبح	۲۵-۴۱ "
" " "	۹ بجے شب	۲۵-۴۹ "

(سیّد ظہیر احمد۔ کراچی)

Digitized by khalafat Library Rabwah

مجلس اطفال الاحمدیہ عزیزآباد کراچی کا مثالی کام

گزشتہ پانچ ماہ کے دوران مجلس اطفال الاحمدیہ عزیزآباد (کراچی) نے بیداری کا بہترین مظاہرہ کیا ہے۔ اس عرصہ میں "تشحیذ الاذہان" کی خریداری میں چار گنا اضافہ ہوا ہے (۱۵ سے ۷۰) کل ۸۵ تک اس کے ساتھ ساتھ قلمی معاونت بھی کر رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجلس کے قدم کو آگے سے آگے بڑھاتا چلا جائے۔ آمین!

مجلس اطفال الاحمدیہ عزیزآباد نے مجالس کے اطفال کی ذہنی اور علمی نشوونما کے لئے ایک مستقل مقابلہ شروع کرنے کا پروگرام بنایا ہے ان مقابلوں میں اول آنے والے طفل کو -/۱۰ روپے انعام دیا جائے گا۔ پہلے تین ماہ کے لئے پروگرام درج ذیل ہے:۔

(۱) فروری ۱۹۷۷ء میں مضمون نویسی کا مقابلہ ہوگا۔ عنوان ہے:۔
"آپ نے جلسہ سالانہ پر کیا دیکھا؟" (انعامی مضمون تشحیذ میں شائع ہوگا)

(۲) مارچ ۱۹۷۷ء میں مضمون کا عنوان ہوگا:۔
"مسلمان بچوں کے کارنامے" (انعامی مضمون تشحیذ میں شائع ہوگا)

(۳) اپریل ۱۹۷۷ء کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان ہوگا:۔
"اطاعت والدین"

تمام مضامین درج ذیل پتہ پر ۲۵ ماہ کی تاریخ تک پہنچ جانے چاہئیں۔
معیاری مضامین لکھنے والے بچوں کے نام بھی تشحیذ میں شائع کرائے جائیں۔ مضامین بھجوانے کا پتہ یہ ہے:۔

"ناظم اطفال ۱۴/۱۸۸۹ - فیڈرل بی ایریا - کراچی ۳۸"

(سید شمس الحق ایاز
محلس خدام الاحمدیہ عزیزآباد کراچی)

Digitized by khalafat Library Rabwah

نشان

جناب فضل الرحمٰن بسمل۔ بی ایس سی۔ ربوہ

خدا کا خوف نہیں ہے تو زندگی بیکار
زمین و زر بھی عبث ہے عبث ہے کار و یار

نماز فرض ہے سب پر نہیں ہے شک اس میں
کلام حق میں ہے تاکید اس کی اکثر بار

عجب ہے تجھ کو نہیں فرصت نماز اتنی
کبھی ہے نیند کا غلبہ کبھی ہے شغل شکار

تجھے پتہ نہیں چلتا کہ کب ہے وقت نماز
اذان ہوتی ہے مسجد میں ذرا میں یا پنچوں یار

تو غور سنتا ہے ٹی وی کے دیکھتے ہیں سدا
تجھے سنید بہت آ رہے ہیں یہ فن کار

ہوس ہوا کو لگا یا ہے تو نے سینہ سے
دل فریب زدہ ہو رہا ہے زار و نزار

فقط سمجھا خدا کو ہے تو رؤف و رحیم
تو کان کھول کے سن لے کہ ہے وہی قہار

نماز پڑھنے سے انسان کو ملتا ہے مالک
وضو سے صاف ہو منہ ہاتھ دور سارا غبار

نزول نور کا ہوتا ہے قلب مومن پہ
برستی چہرہ پہ ہیں رحمتیں بھی انوار

تجھے امید ہے فضل و کرم سے باری کے
اثر کریں گے دلوں پر مرے یہ چند اشعار

الٰہی چادر رحمت میں تو لپیٹ اسے
گنہگار ہے بسمل بڑا ہے نابکار

Digitized by khalafat Library Rabwah

نماز

نماز اسلام کا سب سے اہم اور سب سے ضروری حکم ہے۔ اس کی اہمیت اس بات سے ظاہر ہوتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز سب سے پہلے نماز ہی کے بارے میں سوال ہوگا۔ قرآن میں آیا ہے کہ جنتی لوگ دوزخیوں سے پوچھیں گے کہ تمہارے یہاں آنے کا باعث کیا ہے۔ وہ کہیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص نماز چھوڑتا ہے میں اس کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کو کبھی ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی۔

غرض نماز ایک بہت ہی ضروری اور بنیادی حکم ہے۔ نماز دین کا ستون ہے اور مومن کی معراج ہے۔ اس سے انسان خدا سے قریب ہو جاتا ہے۔ نماز باجماعت کی بہت تاکید آئی ہے اس سے بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

- اطاعت اور اتفاق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے
- مساوات کا سبق ملتا ہے
- اجتماعی روح پیدا ہوتی ہے
- مسلمانوں میں واقفیت بڑھتی ہے۔
- نماز بُرے کاموں سے روکتی ہے۔
- انسان اللہ کے دربار میں کھڑا ہوتا ہے اور اس کے قریب ہو جاتا ہے۔

نماز سات سال کی عمر سے شروع کی جاتی ہے اور دس برس کی عمر میں یہ بہت ضروری ہو جاتی ہے اس کی تاکید ہے۔ نماز کی حقیقت یہ ہے کہ یہ آنکھ کی ٹھنڈک ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑتی ہے اور اللہ انسان کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ یہ ایک عظیم الشان رابطہ ہے۔ بندہ اور خدا کے درمیان اس دور میں جبکہ خدا تعالیٰ

Digitized by khalafat Library Rabwah

کی ہستی کا انکار ہو رہا ہے۔ اس کی صفات کو بھی لوگ نہیں مان رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک آواز بلند کی کہ خدا ایک ہے اور وہ زندہ ہے۔ اپنی تمام صفات کے ساتھ اور یہ کہ آپ اسی غرض کے لئے تشریف لائے کہ لوگوں کا خدا سے تعلق پیدا ہو جائے۔ دعا و نماز یہ وہ چیزیں ہیں جو کہ خدا تعالیٰ کے وجود کو ثابت کرتی ہیں۔ اور خدا سے ملاتی ہیں۔

آؤ ہم سب مل کر مسیح پاک کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نمازوں کے متعلق پابندی اختیار کریں تاکہ آپ کا مشن پورا ہو سکے۔ ہمارا پیدائش کی غرض پوری ہو جائے اور اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے۔

(السبقہ صادق۔ ماڈل ٹاؤن لاہور)

○

۵۔ خوف کا اثر

گاؤں کے باہر سرسبز کھیتوں میں بیٹھے ہوئے چند دوست بحث کر رہے تھے۔ سب کا خیال تھا کہ "جن بھوت انسانوں کو نفع یا نقصان پہنچاتے ہیں"۔ لیکن حامد کہہ رہا تھا کہ "دنیا میں کوئی جن بھوت نہیں اگر ہیں بھی تو ان کا انسان سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ صرف ہمارے وہم ہی ہوتے ہیں جو جن بھوت کی شکل میں ہمارے سامنے آجاتے ہیں۔ آخر اس فیصلہ پر بحث ختم ہو گئی کہ قبرستان میں جو بڑ کا درخت ہے اور جس کے متعلق سال ہا سال سے مشہور ہے کہ اس درخت پر جن بھوتوں کا بسیرا ہے۔ حامد اندھیری رات کو جائے اور اس کے نیچے ایک کلہ گاڑ آئے

چنانچہ پروگرام کے مطابق اگلی رات حامد میاں کلہ ہاتھ میں لے کر بے دھڑک قبرستان میں داخل ہو گئے۔ اگرچہ رات بڑی اندھیری تھی لیکن حامد اطمینان سے زمین پر بیٹھا اور اس نے خوب گہرائی تک کلہ گاڑ دیا۔ لیکن جب واپس جانے کے لئے اٹھنے لگے۔ تو کسی طاقت نے ان کی دھوتی کے پلو کو مضبوطی سے اپنی طرف کھینچا پلو کا کھنچنا تھا کہ حامد کے ذہن میں معاً جنوں بھوتوں کا خیال آگیا۔ اس خیال کے آتے ہی اس کے جسم میں خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی۔ اب حامد نے پورے زور سے دھوتی کھینچی مگر دھوتی کا پلو نہ چھڑا سکا۔ اب تو حامد خوف کے مارے تھر تھر کانپنے لگا۔ اندھیری رات میں قبرستان کا یہ درخت بھی اسے ایک بڑا بھوت نظر آنے لگا۔ بس اب کیا تھا۔ حامد اپنی دھوتی وہیں چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا اور چیختا چلاتا گاؤں میں آگیا اس کے ساتھی اس کے انتظار میں تھے۔ حامد ان کے پاس پہنچتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ اس کی یہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

حالت دیکھ کر اس کے ساتھی بہت فکرمند ہوئے اور اسے اٹھا کر اس کے گھر لے گئے اور ساری رات ہوش میں لانے کی کوشش کرتے رہے۔ مگر حامد کو کہیں صبح جا کر ہوش آئی۔ حامد نے سارا واقعہ اپنے ساتھیوں کو سنایا۔ سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ ضرور تمہاری دھوتی کسی جن یا بھوت کے پڑی ہوگی۔

اس کے بعد ہمت کر کے کچھ لوگ ڈرتے ڈرتے قبرستان گئے اور وہاں پہنچ گئے جہاں یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ دھوتی کلے کے ساتھ ٹھنکی ہوئی ہے۔ بس پھر کیا تھا وہاں قہقہوں کا طوفان آگیا۔

ہوتے ہوتے یہ خبر حامد تک بھی پہنچی اور حامد میاں بھی ڈرتے ڈرتے اس جگہ آپہنچے۔ جب اپنی دھوتی کو کلے کے ساتھ زمین میں ٹھکا ہوا دیکھا تو خوشی سے ایک نعرہ مارا "دیکھو میں جیت گیا۔ بھوت کا کوئی زور نہیں بلکہ صرف میرے خوف کا نتیجہ ہے۔"

سب لوگ ہنستے ہوئے واپس آگئے۔

(مشہود احمد۔ گنج مغلپورہ لاہور)

○

بادشاہ اور مسخرہ

ایک بادشاہ نے بازار کے چوک میں ایک مینار بنوایا اور اپنی بڑائی ظاہر کرنے کے لئے لوگوں کو حکم دیا کہ جو شخص ادھر سے گزرے وہ مینار کے سامنے سجدہ کرے اگر کسی شخص نے حکم نہ مانا تو اسے قتل کر دیا جائے گا لیکن قتل سے پہلے اس کی دو باتیں مان لی جائینگی ایک روز ایک مسخرہ مینار کے پاس سے گزرا لیکن اس نے سجدہ نہ کیا۔ پہرہ دار اسے پکڑ کر بادشاہ کے پاس لے گئے۔

"تم نے مینار کو سجدہ کیوں نہیں کیا؟" بادشاہ نے غضب ناک ہو کر پوچھا۔

"حضور!" مسخرہ نے جواب دیا۔ کہ سجدہ تو صرف خدا کو کیا جاتا ہے۔

"لیکن میرا حکم ہے!" بادشاہ اور زیادہ غصہ میں آگیا۔ "کہ جو شخص چوک سے گزرے مینار کے سامنے ضرور سجدہ کرے۔"

"حضور مجھے معلوم نہ تھا۔" مسخرا نے کہا اس لئے معذرت چاہتا ہوں۔"

"یہ گستاخی معاف نہیں ہو سکتی تمہیں قتل کیا جائے گا۔" بادشاہ نے فیصلہ سناتے ہوئے

Digitized by khalafat Library Rabwah

کہا۔ "ہاں قتل کرنے سے پہلے ہم اپنے وعدہ کے مطابق تمہاری آخری دو باتیں مان لیں گے۔"

"اچھا حضور!" مسخرہ بولا۔ "اگر میری قسمت میں یہی ہے تو میری پہلی درخواست یہ ہے کہ میری بوڑھی ماں کو ایک ہزار اشرفیاں بھیج دیجئے۔"

بادشاہ نے فوراً ایک ہزار اشرفیاں بھیج دینے کا حکم دیا۔ اور پھر مسخرے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ "تمہاری دوسری درخواست کیا ہے؟"

مسخرے نے کہا۔ "حضور میں آپ کو تین ڈنڈے مارنا چاہتا ہوں۔ پہلا ہلکا دوسرا ذرا سخت اور تیسرا اس سے سخت۔"

بادشاہ یہ عجیب درخواست سن کر گھبرایا لیکن مرتا کیا نہ کرتا۔ وعدہ کر چکا تھا اس نے کچھ سوچ کر مسخرے سے کہا۔

"تم ایک ہزار اشرفیاں اور لے لو لیکن ڈنڈے مارنے کا ارادہ چھوڑ دو"

مسخرے نے جواب دیا۔ "حضور! جب مجھے مرہی جانا ہے تو میں اشرفیاں لے کر کیا کروں گا؟ اگر آپ نے میری درخواست قبول نہ فرمائی۔ تو لوگ آئندہ آپ پر اعتماد نہیں کریں گے۔"

چنانچہ بادشاہ نے بادلِ ناخواستہ اسے ڈنڈے مارنے کی اجازت دے دی۔ اور تخت سے اتر کر نیچے آگیا۔

مسخرے نے پہلا ڈنڈا اس زور سے مارا کہ

بادشاہ درد سے بلبلا اٹھا اور کہنے لگا۔ "ارے پاجی! یہ ہلکا سا ڈنڈا تھا؟"

مسخرہ بولا:

"یہ تو حضور ہی کو معلوم ہوگا میں کیا عرض کر سکتا ہوں؟"

اب دوسرا ڈنڈا مارنے کی اجازت دیں۔"

بادشاہ باقی دو ڈنڈے کھانے کو تیار نہیں تھا اس نے ڈنڈوں سے بچنے کی یہ تدبیر نکالی۔ کہ سپاہیوں اور پہرہ داروں کی غصے سے دیکھا اور بولا۔

"تم سب جھوٹ بولتے ہو۔ یہ آدمی بہت اچھا ہے۔ اس نے ضرور سجدہ کیا ہوگا۔ اسے

Digitized by khalafat Library Rabwah

چھوڑ دیا جائے۔"

چنانچہ ڈنڈوں کے ڈر سے بادشاہ نے مسخرے کو چھوڑ دیا۔ مسخرہ بادشاہ کو سلام کر کے رخصت ہو گیا۔

(منیر احمد چوہان۔ سندھواں تارڑ)

○

بندر اور گھنٹی

ایک آدمی جنگل میں سے گزر رہا تھا۔ کہ شیر نے اسے مار ڈالا۔ اس کے سامان میں ایک گھنٹی تھی جو کہ بندروں کے ہاتھ آ گئی۔ بندر دن رات گھنٹی بجاتے اور خوش ہوتے اور

ارد گرد کے دیہات کے لوگ گھنٹی کی آواز سن کر بہت حیران ہوتے۔ چند آدمیوں نے یہ معلوم کرنے کی کوشش بھی کی کہ یہ آواز کہاں سے آتی ہے مگر بے سود۔ آخر کار یہ بات مشہور ہو گئی کہ جنگل میں کوئی دیو آ گیا ہے جو آدمیوں کو کھاتا ہے چنانچہ بادشاہ کو اس کی اطلاع دی اور درخواست کی۔ کہ جنگل میں کوئی دیو ہے جو دیہاتیوں کو نشانہ بنا کر کھا جاتا ہے۔ ہمیں اس دیو سے نجات دلائی جائے۔

چنانچہ بادشاہ نے اپنی فوج کے کچھ سپاہی دیو کو مارنے کے لئے بھیجے۔ لیکن جنگل میں جا کر انھوں نے دیکھا کہ ایک موٹا سا بندر گھنٹی بجا رہا ہے۔ وہ واپس آ گئے اور بادشاہ کو اس شرارتی بندر کی کہانی سنائی۔ وہ سن کر بہت ہنسا۔

(اللہ فرزانہ۔ کراچی۔ کارساز)

○

شرارت کی سزا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک لڑکا کسی شہر میں رہا کرتا تھا۔ اس کا نام حامد تھا۔ وہ بڑا چالاک، مکار اور شرارتی تھا۔ اس کی شرارتوں سے سارا محلہ تنگ آیا ہوا تھا۔ وہ ہر روز نت نئی شرارتیں کیا کرتا تھا۔

حامد امیر گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ آپ کو معلوم ہی ہے کہ امیروں کے گھروں میں کسی چیز کی کمی نہیں ہوتی۔ دولت کی ریل پیل نوکر چاکر، ریڈیو۔ ٹیلیویژن۔ ٹیلیفون وغیرہ غرض کسی بھی چیز کی ضرورت یا کمی نہیں ہوتی۔ اس کے ابا سٹی پولیس انسپکٹر تھے۔ جب حامد

Digitized by khalafat Library Rabwah

کے ابا باہر دورے پر جاتے تو حامد پولیس کے چھوٹے افسروں اور سپاہیوں کو تنگ کرتا۔ اور کبھی کبھی شرارت سے پولیس کو فون کرتا کہ فلاں جگہ ڈاکو ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔ یا فلاں گھر میں چور گھس

آئے ہیں۔ فوراً پہنچیں۔

پولیس مقررہ مقام پر پہنچتی مگر وہاں کچھ بھی نہ ہوتا اور وہ واپس لوٹ جاتی۔

ایک رات کا ذکر ہے کہ حامد کے ابا دورہ پر کہیں باہر چلے گئے۔ اور اتفاق سے ان کے گھر میں چور گھس آئے۔ حامد کی والدہ کی آنکھ کھل گئی۔ انہوں نے حامد سے فون کرنے کے لئے کہا۔ حامد نے فوراً پولیس کو فون کیا کہ ہمارے گھر میں چور گھسے ہوئے ہیں فوراً پہنچیں۔ مگر پولیس نے سمجھا کہ حامد ہمیں تنگ کر رہا ہے۔ اور ہمیشہ کی طرح جھوٹ بول رہا ہے۔ چنانچہ پولیس کا کوئی بھی آدمی نہ آیا۔ اور چور گھر کا قیمتی اثاثہ لے کر فرار ہو گئے۔ اس طرح حامد کی شرارتوں کی سزا ان کے تمام گھر والوں کو ملی اور ان کا بہت نقصان ہوا۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم کبھی جھوٹ نہ بولیں۔ چونکہ جھوٹے آدمی کی سچی بات بھی جھوٹی سمجھی جاتی ہے۔

○

دفتر نامہ

الفضل ربوہ

ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات علمائے سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل ملکی اور غیر ملکی اہم خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔

اس کی توسیع اشاعت آپ کا اجتماعی فرض ہے

(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

محفلِ تشحیذ

بچوں کا اصرار تھا کہ "تشحیذ" میں سوال و جواب کا کالم شروع کیا جائے۔ اس مرتبہ بعض بچوں نے سوالات بھیجے ہیں۔ ان کے جوابات دیئے جا رہے ہیں۔ آپ بھی اگر کوئی سوال پوچھنا چاہیں تو الگ کاغذ پر خوشخط لکھ کر ہمیں بھجوا دیں۔ اس کا جواب شائع کر دیا جائے گا۔

(ادارہ)

س :- اللہ تعالیٰ کن لوگوں سے خوش ہوتا ہے؟

(طارق حیدر ربوہ)

ج : اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان لوگوں سے خوش ہوتا ہے جو اس کے بتائے ہوئے حکموں پر چلتے ہیں۔

س : مسجد مبارک ربوہ کی بنیاد کب رکھی گئی؟

(سعدیہ شفقت ربوہ)

ج : ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو

س : جماعت احمدیہ کی کوئی ایسی کتاب بتائیں جو تبلیغی لحاظ سے ہر طرح مفید ہونے کے ساتھ ساتھ آسان زبان میں ہو تاکہ بچے بھی اس کو سمجھ سکیں۔

(ناصرہ بشریٰ ربوہ)

ج : اس موضوع پر سب سے عمدہ اور آسان کتاب حضرت میرزا البشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کی تصنیف "دعوۃ الامیر" ہے۔

س : کامیابی کوشش سے حاصل ہوتی ہے یا دعا سے؟

(مبارک احمد۔ لاہور)

ج : تدبیر اور دعا دونوں کو کام میں لانے سے ہی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

س :- کیا ماہنامہ تشحیذ الاذہان پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی بھیجا جاتا ہے؟

(محمود احمد۔ ربوہ)

ج : جی ہاں! خدا تعالیٰ کے فضل سے تشحیذ کے خریدار دنیا کے اکثر ممالک میں ہیں۔

س : قادیان میں امیر جماعت کون ہیں؟

(محمود احمد ربوہ)

ج : قادیان کی جماعت کے امیر حضرت مولانا عبدالرحمان تھے۔ آپ نے ۲۱ جنوری ۱۹۷۶ء کو وفات پائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

احمدی بچوں کا گیت

جناب شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی

اِس گُلستاں کے ہم ہیں یہ گُلستان ہمارا
پوشیدہ ہے اِسی میں سُود و زیاں ہمارا

عِلم و ہُنر کی منزِل کے راہ رَو ہمیں ہیں
جا کر وہیں پہ ٹھہرے یہ کارواں ہمارا

چمکیں گے رِفعتوں پر ہم صُورتِ ستارہ
اِک دن زمیں بنے گی لیں آسماں ہمارا

دُنیا کی محفلوں میں رَونق ہمیں سے ہو گی
جاگے گا ہمّتوں سے بَختِ جواں ہمارا

کم عُمر ہیں تو کیا ہے، بیباک ہیں ارادے
ہے بے نشانیوں میں نام و نشاں ہمارا

عِلم و عمل کے صدقے کر دیں گے نام روشن
ہو گا ہمیں پہ نازاں یہ خاندان ہمارا

ہم بات کے ہیں سچّے، ہم قول کے ہیں پکّے
جو کچھ کہا، کریں گے، ہے یہ بیاں ہمارا

دھرتی کا ذرّہ ذرّہ خوش آمدید بولے
آزاد بس یہی ہے شوقِ نہاں ہمارا

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

ناصرات کے صفحات

جناب مظفر احمد منصور ایم ایس سی (زراعت) زرعی یونیورسٹی (معرفت انصاف اینڈ کمپنی پرانی غلہ منڈی لائلپور

ناصرات کے فرائض

"ناصرات الاحمدیہ کیا مبارک نام ہے
دین، ملک اور قوم کی خدمت ہمارا کام ہے"

ناصرات کے معنی ہیں مدد کرنے والیاں۔ یعنی خدا اور اس کے رسولؐ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کرنے والیاں۔ اس کے دین کی مدد کرنے والیاں۔

جس طرح آج سے چودہ سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کے ان لوگوں کو جنہوں نے رسولِ خداؐ کو پناہ دی تھی اور مہاجرین کو اپنے ساتھ اپنے گھروں میں بسایا تھا ان کو حقیقی بھائیوں کی طرح رکھا تھا۔ اگرچہ وہ خود تہی دست اور خالی ہاتھ تھے مگر انہوں نے اپنے دینی بھائیوں کو خود پہ ترجیح دی۔ اس طرح آج مسیح و مہدی علیہ السلام کے ایک اولوالعزم خلیفہ نے ہمارا نام "ناصرات" رکھا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم خدا کے اس زمانہ کے مامور امام کے خلیفہ کی پوری مدد کریں۔ ہم آپ کے احکام کی اطاعت اور پیروی کر کے آپکی مدد کر سکتی ہیں۔ ہم آپ کے مقاصد میں کامیابی کی دعا کر کے آپ کی مدد کر سکتی ہیں۔ معصوم بچوں کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ سو آؤ! دعاؤں کا ایک محشر بپا کر دیں تا وہ آسمان پر قبول ہوں۔ دینِ اسلام کی مدد اپنے نیک نمونہ اور اپنی اصلاح کے ذریعہ بھی کر سکتے ہیں۔

ہمیں صحابی بچوں اور بچیوں کی طرح نیک نمونہ قائم کرنا ہوگا۔ ہمیں سچ بولنا ہوگا کیونکہ جھوٹ سے بڑی کوئی لعنت نہیں۔ چاہے ہماری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ جھوٹ نہ بولیں۔ ہم صداقت شعار ہوں۔ پھر ہم صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والی اور باقاعدگی سے نماز ادا کرنے والی ہوں۔ کیونکہ انسان کی پیدائش کا مقصد عبادت ہے۔ پس ہم عبادت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکتی ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضامندی سب سے بڑا انعام ہے۔ اور دنیاوی حکومتیں

Digitized by khalafat Library Rabwah

اور مال و دولت کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

"مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جُدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوان یار"

یعنی خدا تعالیٰ کو راضی کر لو اس میں تمہاری کامیابی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اپنے والدین کی فرمانبرداری کرنے والی بنیں۔ ان کی مدد کرنے والیاں اور ان کا ہاتھ بٹانے والیاں بنیں۔ پھر ہم حقیقی ناصرات کہلانے کی مستحق بن سکتی ہیں اگر ہم ایسی نہیں تو یہ ضرب المثل ہم پر چسپاں ہوگی کہ :-

"آنکھوں سے اندھی اور نام نور بھری"

پس ہمیں اپنے نام کی عزت کا پاس کرنا چاہیئے اور والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنا فرض سمجھنا چاہیئے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے"۔ اگر ہماری ناصرات ان ذمہ داریوں کو صحیح طور پر ادا کرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی ان سے راضی ہوگا۔ اور دنیا بھی خوش ہوگی۔ خدا کرے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے والی بنیں۔ آمین!

(امۃ القدیر عذرا)

○

میز پوش کے لئے
خوبصورت پھول

بشریٰ کوکب - جھنگ صدر

Digitized by khalafat Library Rabwah

خوشخبری

نسیم احمد
کوٹ عبدالمالک

Digitized by khalafat Library Rabwah

بدحواسیاں

ایک مرتبہ مجھے اپنے ایک دوست کو فون کرنا تھا۔ میں نے ٹیلی فون ڈائریکٹری اٹھائی اور اس کا فون نمبر تلاش کرنے لگا۔ لیکن باوجود تلاش کے نمبر نہ پا سکا۔ جب کتاب بند کی تو اس کی جلد پر لکھا تھا:

"اسٹوڈنٹس پریکٹیکل ڈکشنری"

(نور احمد لاہور)

اور اردو کی کلاس میں بڑی دلچسپی کے ساتھ کہانیوں کی کتاب پڑھ رہا تھا۔ ماسٹر صاحب نے جیسے ہی اسے اردو کا سبق پڑھنے کے لئے کہا وہ گھبراہٹ میں کھڑے ہو کر کہانی کی کتاب زور زور سے پڑھنے لگا۔

(امۃ المومن)

ایک دن بھائی جان گھر پہ بیٹھے سکول کے نوٹس لکھ رہے تھے۔ اتنے میں چائے آ گئی۔ بھائی جان چائے کی ایک چسکی لے کر پیالی میز پہ رکھ دیتے اور پھر لکھنے میں مشغول ہو جاتے۔ اور تقریباً تقریباً سے چائے کی چسکی بھی لیتے جاتے اور نوٹس بھی لکھتے جاتے۔

اس طرح لکھتے لکھتے جب چائے کی پیالی کی طرح ہاتھ بڑھایا۔ تو چونکہ ان کا دھیان لکھنے کی طرف تھا اس لئے ہاتھ چائے کی پیالی کی بجائے سیاہی کی دوات پہ پڑا۔ دوسرے ہی لمحہ وہ سیاہی کا بھرپور گھونٹ بھر چکے تھے۔

(طارق حیدر)

ہمارے ہاں جلسہ سالانہ کے دنوں میں مہمان کھانا کھا رہے تھے۔ کھانے کے دوران ایک صاحب نے گھبراتے ہوئے آواز لگائی:

"نوالہ دینا پانی اٹک گیا ہے۔"

ایک صاحب دفتر سے تھکے ہارے یہ سوچتے چلے آ رہے تھے۔ کہ کمرے میں پہنچتے ہی اپنی چھتری کو نے میں کھڑی کر کے خود پلنگ پہ دراز ہو جاؤں گا۔

جب یہ صاحب گھر پہنچے تو چھتری کو پلنگ پہ لٹا کر خود کونے میں کھڑے ہو گئے۔

(حسن طاہر بخاری) **

Digitized by khalafat Library Rabwah

"میاں محمد نواز میموریل مقابلہ"

الغامی مقابلہ ذہنی آزمائش نمبر ۴

شرائط: اس مقابلہ میں اطفال کے علاوہ ناظرات بھی شرکت کر سکتی ہیں لیکن ناظرات کسی خصوصی رعائت کی مستحق نہیں ہوں گی اس مقابلہ میں اوّل آنے والے ہونہار کو ایک سال تک بچوں کا ہر دلعزیز رسالہ "تشحیذ الاذہان" مفت ارسال کیا جاتا رہے گا۔ دوم آنے والے ہونہار کو چھ ماہ تک رسالہ "تشحیذ الاذہان" مفت ارسال کیا جائے گا۔

جوابات بھیجنے کا پتہ: محمد عمر دراز منیر۔ کوٹھی نمبر ۵ ڈی بلاک بی۔ سمن آباد۔ لاہور

آپ بھی اس مقابلہ میں شرکت فرمائیں۔ جوابات بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۵ فروری ہے۔

سوالات

(۱) ہوائی جہاز کس نے ایجاد کیا تھا؟

(۲) "نیگیا نگ" کس ملک کا دارالحکومت ہے؟

(۳) سوویت یونین کے سکّے کا کیا نام ہے؟

(۴) دنیا کا سب سے بڑا آتش فشاں کون سا ہے؟

(۵) "کوالہ ریچھ" نامی جانور دنیا کے کس حصّے میں پایا جاتا ہے؟

(۶) "ٹارزن" کس مصنّف کی تخلیق ہے؟

(۷) سب سے پہلے ایجاد ہونے والے انجن کا کیا نام تھا؟

(۸) تھرمامیٹر کس نے ایجاد کیا تھا؟

(۹) نظام شمسی میں سب سے بڑا سیارہ کون سا ہے؟

(۱۰) "نیوفونڈ لینڈ" کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جوابات آئندہ شمارہ میں شائع کئے جائینگے

Digitized by khalafat Library Rabwah

"ضیاء محمد نواز میموریل مقابلہ"

جوابات انعامی مقابلہ ذہنی آزمائش ۳

(۱) "سائیگان" شمالی ویت نام کا دارالحکومت ہے۔

(۲) "ویٹیکان" (VATICAN) رقبہ کے لحاظ سے سب سے چھوٹا ملک ہے۔ اس کا رقبہ صرف ایک سو اسّی ایکڑ ہے۔

(۳) دنیا کا طویل ترین ریلوے نظام روس کا ہے۔ ("دی ٹرانس سائبیرین ریلوے")

(۴) ایتھوپیا کا سرکاری مذہب "عیسائیت" ہے۔

(۵) اٹلی کے شہر "وینس" کو دریاؤں کا شہر کہا جاتا ہے۔

(۶) "بگلہ" زیادہ سیدھا اڑ سکتا ہے۔

(۷) "بنارس" ہندوؤں کے نزدیک مقدس شہر سمجھا جاتا ہے۔

(۸) "جیفری چاوسر" کو انگریزی شاعری کا بانی مانا جاتا ہے۔ یہ شخص ۱۳۴۰ء میں پیدا ہوا اور ۱۴۰۰ء میں وفات پائی۔

(۹) "چیتا" دنیا کا سب سے زیادہ تیز رفتار چوپایہ ہے۔

(۱۰) سوویٹ یونین کی "بیکل جھیل" دنیا کی عظیم ترین صاف پانی کی جھیل ہے جس کا رقبہ گیارہ ہزار سات سو اسّی (۱۱۷۸۰) مربع میل ہے۔

فٹ بال کا میچ

مؤرخہ ۱۴ فروری ۱۹۷۶ء بروز اتوار مجلس اطفال الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی اور مجلس اطفال الاحمدیہ عزیز آباد کے درمیان اس سال کا پہلا دوستانہ فٹبال میچ کھیلا گیا۔ میچ شروع ہونے سے پہلے دونوں ٹیموں کا تعارف مجلس ڈرگ روڈ کے قائد مجلس سولو کی محمد علی صاحب سے کرایا گیا اس کے بعد دعا ہوئی۔ دعا کے بعد میچ شروع ہوا۔ دونوں ٹیموں نے دو دو گول کئے۔ ڈرگ روڈ کی طرف دونوں گول اظہر ممتاز نے کئے۔ منور کھوکھر اور عبدالسمیع نے عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔

(رپورٹ منیر احمد میکرٹری صحت جسمانی۔ ڈرگ روڈ۔ کراچی)

Digitized by khalafat Library Rabwah

مسکراہٹیں

ندیم: "ابا جان! کیا آپ آنکھیں بند کر کے دستخط کر سکتے ہیں؟"

باپ: "ہاں بیٹا آسانی سے!"

ندیم: "تو آنکھیں بند کر کے میری سکول رپورٹ پر دستخط کر کے دکھائیے!"

ڈاکٹر: (مریض سے) "آپ کو کیا تکلیف ہے؟"

مریض: "ڈاکٹر صاحب مجھے سونے کے بعد نیند نہیں آتی۔"

نوکر: "جناب ایک صاحب آپ سے ضروری بات کرنا چاہتے ہیں۔"

مالک: (باہر آ کر) "کہئے کیا کام ہے؟"

اجنبی: "ایک روٹی ہو سکے تو لا دیجئے!"

(منصورہ شفیق ربوہ)

شیخی خور: (دوستوں کی محفل میں) "کراچی کے میچ میں میاں داد نے سنچری بنا کر کمال کر دیا سنچری بنانا تو میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے لیکن....."

"لیکن کیا؟" سب نے دلچسپی سے پوچھا۔

شیخی خور: (ہنستے ہوئے) اگر کوئی مجھے آؤٹ نہ کرے۔"

استاد: "حمید! تم پانی پت کی لڑائی کا حال سناؤ۔"

حمید: "جناب مجھے ابا نے منع کیا ہے کہ کسی کے لڑائی جھگڑے میں نہ پڑا کرو کہیں اپنے ہی چوٹ نہ لگ جائے۔"

(نامورہ بشریٰ۔ ربوہ)

پولیس افسر (سپاہی سے) "تم نے چور کو پکڑا کیوں نہیں تھا؟"

سپاہی: "حضور! وہ ایک ایسے مکان میں گھس گیا جس پر لکھا تھا:-

"بغیر اجازت اندر آنا منع ہے۔"

طارق: (مبارک سے) جب ریل گاڑیوں کی آپس میں ٹکر ہوتی ہے تو زیادہ نقصان اگلے ڈبوں کو پہنچتا ہے۔"

مبارک: "یہ ریلوے والے بھی بڑے عجیب ہیں

Digitized by khalafat Library Rabwah

پھلا یہ اگلے ڈبے لگاتے ہی کیوں ہیں؟"

(فرح طارق۔ لاہور)

ایک تشحیذی بچے کا خط

"بھائی جان! السلام علیکم۔ تشحیذ کا سالنامہ بہت اچھا تھا۔ میری امی کہتی ہیں اور باجی جان بھی کہ اس دفعہ کا تشحیذ بہت ہی اچھا تھا۔ نظم بھی اچھی تھی۔ لیکن سب سے اچھا مضمون قائداعظم محمد علی جناح تھا۔ یہ مضمون آپ نے بہت اچھا لکھا ہے۔ میں اب پتنگ نہیں اڑاتا۔ نہ گولیاں کھیلتا ہوں۔ بلکہ کرکٹ کھیلتا ہوں اور خوب محنت سے پڑھ رہا ہوں۔ مضمون میں بھی تو لکھا تھا کہ خوب محنت کرنا چاہیئے تاکہ ہمارا ملک پاکستان خوب سے زیادہ ترقی کرے۔ ایک اور مضمون بھی اچھا تھا جس کا نام "بہت پرانے لوگ" تھا۔ میری امی کہتی ہیں کہ تم خوب دل لگا کر اور تشحیذ پڑھا کرو۔ میں ایسا ہی کروں گا۔ دوسرا رسالہ کب بھیجیں گے۔ میں نے یہ خط امی کو نہیں دکھایا بلکہ باجی کو دکھایا ہے وہ کہتی ہیں ٹھیک ہے بھیج دو۔ میرا نام نیچے لکھا ہے۔

ناصر احمد جماعت پنجم۔ کراچی۔"

ہر قسم کا سامانِ سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ

سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں

فون نمبر

۶۴۵۰۰

• بیج چارہ • بُوسن • شفتل

• برسیم وغیرہ • چنے سفید • چری

اور • مرچ کنڑی

کی خرید و فروخت کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

انصاف کمپنی

پرانی غلہ منڈی۔ لائلپور

ٹیلیفون

۲۷۹۲۶

Digitized by khalafat Library Rabwah

ایک بار نہیں سو بار نہیں
میں تو کہوں گی لاکھوں بار

شیزان کی ہر چیز ہے
سب سے مزے دار

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ۔ بند روڈ۔ لاہور

Monthly **TASH-HEEZ-UL-AZHAN** *Rabwah*

February 1977 *Editor :* **M. Shafique Qaiser** **Regd. No. L 7128**

Digitized by khalafat Library Rabwah

مجلس اطفال الاحمدیہ ساھیوال کا ایک گروپ فوٹو

مجلس اطفال الاحمدیہ ساھیوال کے سائیکل سفر کا ایک منظر

Tittle Printed at the Nusrat Art Press, Rabwah.